عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶، شمارہ نمبر ۲۵

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات یا پیش گوئیاں

یارانِ نبی ﷺ کے حضور نظم

ختم نبوت کیلئے کام کرنے کی برکت

میاں مٹھو! وہ اپنے منہ میاں مٹھو بنے لیکن بایں صورت مکاں کا رہنے والا لامکانی ہو نہیں سکتا

قادیانی کمانڈو نے سیالکوٹ کا امن تباہ کر دیا

طبّی دُنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختم نبوت

سابقہ نام:- چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

ھُوالشّافی

زیر نگرانی: رافتخار الاطباء،

الحاج حکیم قاری محمد یونس نقشبندی مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے :- فون: ۵۵۱۹۷۵

• غربا کے لئے علاج مفت۔ • طلبا و طالبات کو خاص رعائت۔ • ایلوپیتھی ڈاکٹرز انگریزی علاج سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کرلیں۔ • عام طور پر حکما امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے۔ • دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں۔ • بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں، مریض کے آنے میں ہر بات صیغہ راز میں رہیگی۔ • عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات با رعایت دستیاب ہیں۔

اوقات مطب

موسم گرما:- ۷ تا ۲ جمعۃ المبارک ۵ تا ۹، ۵ تا ۱۲

موسم سرما:- ۹ تا ۱، ۵ تا ۹

۴ تا ۹

دواخانہ ختم نبوۃ، ۵۶ اے، سرکلر روڈ، نزد بنی چوک، راولپنڈی

۷۸۶

مال آرڈر پر بھی تیار کیا جاتا ہے

شمع

الماریاں اور اسٹیل فرنیچر

اسٹیل فرنیچر فون ۶۰۷..۴

اعلیٰ معیار، مثالی نفاست، مضبوط اور پائیدار

دکان نمبر ۸-۷ انجمن ابن سینا مارکیٹ لیاقت آباد کراچی ۱۹

ہفت روزہ ختم نبوۃ انٹرنیشنل کراچی

جلد نمبر ۶ | ۱۲ تا ۱۸ ربیع الثانی ۱۴۰۸ھ مطابق ۴ تا ۱۰ دسمبر ۱۹۸۷ء | شمارہ نمبر ۲۵

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: ۷۱۱۹۶۱

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ — ۱۰۰/- روپے — ششماہی — ۵۵/- روپے

سہ ماہی — ۳۰/- روپے — فی پرچہ — ۲/- روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ	۴۲۵ روپے
افریقہ	۳۷۵ روپے
یورپ	۳۷۵ "
ایشیا	۳۷۵ "

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان

مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما

حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات

حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ

حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا

حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف جتوئی

گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب

سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شاکر

مری — قاری محمد رشید احمد عباسی

بہاولپور — محمد اسماعیل شجاع آبادی

سکھر/گھوٹکی — حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی

جھنگ — غلام حسین

ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی

پشاور — مولانا نور الحق نور

لاہور — طاہر رزاق، مولانا کریم بخش

مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی

فیصل آباد — مولوی فقیر محمد

لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ

ڈیرہ اسماعیل خان — محمد شعیب گنگوہی

کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی

شیخوپورہ/شکار — محمد متین خالد

ملتان — عطاء الرحمان

سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی

حیدرآباد (سندھ) — نذیر احمد بلوچ

گجرات — چوہدری محمد خلیل

بیرون ممالک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا —

امریکہ — چوہدری محمد شریف گوندل • ڈنمارک — محمد ادریس • ٹورنٹو — حافظ سعید احمد

دوبئی — قاری محمد اسماعیل • ناروے — میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن — عامر بشیر

ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ — محمد زبیر افریقی • مونٹریال — آفتاب احمد

آسٹریلیا — ہدایت اللہ شاہ • ماریشس — محمد اخلاص احمد •

ہالینڈ — اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا •

سوئٹزرلینڈ — اے کیو انصاری • ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ •

برطانیہ — محمد اقبال • بنگلہ دیش — محی الدین خان •

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — قائم: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ ختم نبوت انٹرنیشنل ایم اے جناح روڈ کراچی

ربوہ میں قاتلانہ حملہ، سیالکوٹ میں قتل ۔ قادیانیو! کیا یہی امن پسندی ہے؟

پہلا واقعہ ربوہ میں ہوا جب ایک قادیانی کمانڈو نے منڈی ڈھاباں سنگھ سے آکر مسجد محمدیہ کے امام حافظ محمد یوسف کو قتل کرنے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں بال بال بچالیا۔ قادیانی کمانڈو کا باہر سے آکر واردات کرنا سوچی سمجھی سازش ہے۔ اگر کوئی ربوہ کا قادیانی باشندہ یہ حرکت کرتا تو یہ کہا جاسکتا تھا کہ اس نے امام مسجد کی کسی تقریر سے مشتعل ہوکر یہ حرکت کی ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ ایک باہر کا آدمی حملہ کرکے حافظ محمد یوسف صاحب کو قتل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور پھر اسے قادیانی انتظامیہ چھپالیتی ہے۔ احتجاج ہوتا ہے تو اسے پولیس کے حوالے کردیا جاتا ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ملزم مذکور کو منڈی ڈھاباں سنگھ سے بلایا گیا تھا اور اس کے ذمہ امام مسجد کو قتل کرنے کا پروگرام لگایا گیا تھا۔ تاکہ واردات کے بعد وہ فوراً وہاں سے چلا جائے اور پولیس کو یہ بتایا جائے کہ قادیانی جماعت کا اس واردات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

دوسرا واقعہ سیالکوٹ کا ہے جہاں دو مسلمان نوجوانوں کو شہید کردیا گیا۔ جس کی تفصیل اخبارات میں آچکی ہیں (اس شمارے میں بھی دوسری جگہ اس کی تفصیلات درج ہیں) ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی کے اغواء اور قتل کے بعد نہ صرف سیالکوٹ کا بلکہ پاکستان بھر میں اپنی نوعیت کا یہ منفرد واقعہ ہے۔ کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی اور پوری قادیانی جماعت، قادیانی ملزموں کو چھڑانے کے لیے حرکت میں آچکے ہیں۔ اگر اس واقعہ میں ملوث مجرموں کو فوری طور پر سزائے موت نہ دی گئی تو پھر ہم سمجھنے پر مجبور ہوں گے کہ سیالکوٹ کی پوری انتظامیہ قادیانیوں کے ہاتھ میں کھلونا بنی ہوئی ہے۔ سیالکوٹ اور ربوہ میں ہونے والے واقعہ سے قادیانیوں کے اس پروپیگنڈے کی قلعی کھل جاتی ہے کہ قادیانی جماعت ایک امن پسند بے ضرر اور محب وطن اقلیت ہے۔

آہ! حضرت مولانا پیر محمد شاہ امروٹی رح

گزشتہ ہفتے حضرت علامہ مولانا پیر محمد شاہ امروٹی رحمۃ اللہ علیہ اللہ کو پیارے ہوگئے۔ وہ ممتاز سیاسی رہنما اور عظیم روحانی پیشوا تھے۔ درگاہ امروٹ شریف کے سجادہ نشین تھے ان کے اندرون و بیرون ملک ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں معتقدین ہیں۔ حضرت پیر محمد شاہ امروٹیؒ کی وفات صرف سندھ یا پاکستان کا سانحہ نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کا سانحہ ہے ان کی وفات سے ہر دل سوگوار اور ہر آنکھ اشکبار ہے۔ درگاہ امروٹ شریف کو ہماری آزادی کی تاریخ میں ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔ حضرت پیر محمد شاہ امروٹیؒ اسی تاریخ کے امین اور پاسبان تھے ان کی وفات حسرت آیات سے ایک عظیم خلا پیدا ہوگیا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔ ادارہ ختم نبوت۔ ان کے جملہ پسماندگان ان کے لاکھوں معتقدین اور جمعیت علماء اسلام کے راہنماؤں اور کارکنوں کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اور قارئین سے حضرت مرحوم کے لیے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کی درخواست کرتا ہے۔

علمائے کرام پر یہ ظلم آخر کب تک؟

جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن اور دیگر علمائے کرام گزشتہ ایک ماہ سے زائد عرصہ گزر گیا لانڈھی جیل میں بند ہیں

مولانا حق نواز جھنگوی کو بھی ایک عرصہ گزر چکا ہے وہ بھی جیل میں ہیں۔ اخباری اطلاعات کے مطابق ان پر قتل کا مقدمہ بنایا گیا ہے — یہ سراسر ظلم ہے۔

علمائے کرام جن کے سینوں میں قرآن و حدیث کا دریا بہہ رہا ہے ان کے ساتھ یہ سلوک ایک ایسی حکومت کی طرف سے جو اسلامی نظام کے نفاذ کا دعویٰ کرتی ہو، ہرگز زیب نہیں دیتا۔

وائے افسوس! ہم یہ ظلم کی کہانی کس کے سامنے دہرائیں۔ انصاف کے لئے دروازہ کہاں کھٹکھٹائیں جب قانون کے محافظوں کے ہی ہاتھوں مسجدوں پر شیلنگ ہو رہی ہو علماء کرام کی داڑھیاں نوچی جا رہی ہوں اور ان کی بے حرمتی کی جا رہی ہو تو پھر اور کون ہے جو اس مسئلہ پر غور کرے۔

ذرا غور کیجئے، تھوڑی دیر کے لئے تصور کیجئے کہ مسجد پر شیلنگ علماء کرام کی داڑھیاں نوچنے پر مبنی تصاویر بیرون ملک خصوصاً غیر اسلامی ممالک کے اخبارات میں جب چھپی ہوں گی تو ان پر کتنے برے اثرات مرتب ہوئے ہوں گے۔ وہ یہ سوچنے پر مجبور ہوں گے کہ مسلمانوں کے نزدیک مسجدوں کی کوئی اہمیت نہیں اور علمائے کرام کا احترام نہیں۔ بعض غیر مسلم ممالک خصوصاً برطانیہ کی مسجدوں میں پولیس والوں نے کتے چھوڑے ہیں۔ آئندہ اگر انہوں نے ایسی جسارت کی اور ہم نے اعتراض کیا تو وہ یہ دلیل دیں گے کہ "ایک اسلامی ملک میں تو مسجدوں پر شیلنگ کی گئی ہے تم ہمیں کہاں کا سبق سکھلانے آئے ہو۔

گزشتہ دور حکومت میں ایسا بھی ہوا کہ پولیس جوتوں سمیت مسجد میں داخل ہوئی تھی۔ گولیاں چلائی تھی علمائے کرام کو نظر بند رکھتی تھی ہم نے سوچا کہ اب اس دور میں ان واقعات کا اعادہ نہیں ہوگا لیکن سانحہ بنوری ٹاؤن نے ثابت کر دیا کہ پولیس والوں کا قبلہ ابھی درست نہیں ہوا۔

ہم پوچھتے ہیں کہ ایک طے شدہ مسئلہ کے خلاف ورزی کیوں کی گئی اگر اس معاہدہ کی پابندی کر لی جاتی جو معاہدہ بنوری ٹاؤن اور کمشنر کے درمیان ہوا تو یہ سانحہ ہرگز رونما ہوتا ہم اس سلسلے میں انتظامیہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مفتی احمد الرحمٰن اور ان کے رفقاء کو فوری غیر مشروط طور پر رہا کر دیں اور تمام مقدمات واپس لیں۔ نیز مولانا حق نواز جو ایک عرصہ سے جیل میں بند ہیں انہیں بھی فوراً رہا کیا جائے۔

مشاعرۂ ختم نبوت ——— انعامی مقابلہ

نئے اور پرانے شعراء کرام متوجہ ہوں!

ہم شعراء کرام اور ان طلباء و حضرات کے لئے جو شعر و شاعری سے دلچسپی رکھتے ہیں ایک نیا سلسلہ شروع کر رہے ہیں اور وہ ہے "مشاعرۂ ختم نبوت"

مشاعرۂ ختم نبوت میں صرف شعراء کرام اور شعر و شاعری سے دلچسپی رکھنے والے حضرات ہی حصہ لے سکتے ہیں جو فن شاعری سے واقف ہی نہیں وہ حصہ نہ لیں۔

جو نظمیں اس محفل مشاعرہ کے لئے ہمیں موصول ہوں گی وہ مشاعرۂ ختم نبوت کے عنوان سے ایک ہی اشاعت میں یا قسط وار شائع ہو جایا کریں گی۔ پہلا سلسلہ ہم ان اشعار سے شروع کر رہے ہیں

نبیؐ کی عزت و حرمت پہ مرنا عین ایماں ہے
سر مقتل بھی ان کا ذکر کرنا عین ایماں ہے
ڈراتا ہے ہمیں دار و رسن سے کیوں ارے ناداں
نبیؐ کے عشق میں سولی پہ چڑھنا عین ایماں ہے

مشاعرۂ ختم نبوت میں حصہ لینے والے ان اشعار کی تضمین کریں اسی بحر اور اسی وزن میں نظم لکھ کر ارسال کریں پوری نظم کے کم از کم سات شعر ہونے چاہئیں تحریر بھی صاف ستھری ہونی چاہئیے نظم اس شمارے کے بعد ۲۰ دن تک مل جانی چاہئیے اچھی نظم پر ہفت روزہ ختم نبوت ایک سال اور چھ ماہ کے لئے جاری کیا جائے گا اور رد قادیانیت کی کتب کا لٹریچر بھی مہیا کیا جائے گا ایک سے زیادہ اچھی نظمیں موصول ہونے کی صورت میں فیصلہ بذریعہ قرعہ اندازی ہوگا تاہم جو حضرات نظمیں بھیجیں گے وہ تمام شائع کی جائیں گی البتہ جو نظمیں ساقط الوزن ہوں گی وہ شائع نہیں ہوں گی۔

نظمیں بھیجنے کا پتہ:

انچارج مشاعرۂ ختم نبوت دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳

عورتیں جہنم میں کثرت سے جائیں گی، ایک حدیث نبوی!

از شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مدنی، قدس سرہ

اور بڑا لطف یہ ہے کہ آدمی اکثر ایسے لوگوں کے لیے جمع کرتا ہے، محنت اٹھاتا ہے، مصیبت جھیلتا ہے تنگی برداشت کرتا ہے جن کو وہ اپنی خواہش سے ایک پیسہ دینے کا روادار نہیں ہے۔ لیکن جمع کر کے چھوڑ جاتا ہے۔ اور مقدرات الٰہی کو سارے کا وارث بنا دیتے ہیں۔ جن کو وہ ذرا سا بھی نہ دینا چاہتا تھا۔ ازطاؒ بن سہیتہ کا جب انتقال ہونے لگا تو انہوں نے چند شعر پڑھے، جن کا ترجمہ یہ ہے:۔

"وہ آدمی کہتا ہے کہ میں نے بہت مال جمع کیا لیکن اکثر کمانے والا دوسروں کے یعنی وارثوں کے لیے جمع کرتا ہے۔ وہ خود تو اپنی زندگی میں اپنا بھی حساب لیتا رہتا ہے۔ کتنا کہاں خرچ ہوا، کتنا کہاں ہوا۔ لیکن بعد میں ایسے لوگوں کی لوٹ کے لیے چھوڑ جاتا ہے۔ جن سے حساب بھی نہیں لے سکتا کہ سارا کہاں اڑا دیا۔ پس اپنی زندگی میں کھا لے اور کھلا دے۔ اور بخیل وارث سے چھین لے۔ آدمی خود تو مرنے کے بعد نامراد رہتا ہے۔ (کوئی اس کو اس مال میں یاد نہیں رکھتا) دوسرے لوگ اس کو کھاتے اڑاتے ہیں۔ آدمی خود تو اس مال سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور دوسرے لوگ اس سے اپنی خواہشات پوری کرتے ہیں"۔ (اتحاف)

ایک حدیث میں یہ قصہ جو اوپر کی حدیث میں ذکر کیا گیا، دوسرے عنوان سے وارد ہوا کہ حضورؐ نے ایک مرتبہ صحابہؓ سے دریافت فرمایا۔ تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جس کو اپنا مال اپنے وارث کے مال سے زیادہ محبوب ہو، صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! ہم میں ہر شخص ایسا ہی ہے جس کو اپنا مال زیادہ محبوب ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ سوچ کر کہو، دیکھو کیا کہہ رہے ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہم تو ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ کہ ہم میں ہر شخص کو اپنا مال زیادہ محبوب ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں کوئی بھی ایسا نہیں جس کو اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب نہ ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا، حضورؐ یہ کس طرح۔ حضورؐ نے فرمایا، تمہارا مال وہ ہے جو آگے بھیج دیا۔ اور وارث کا مال وہ ہے جو پیچھے چھوڑ گیا۔ (کنز)

یہاں ایک بات یہ بھی قابل لحاظ ہے کہ ان روایات کا مقصد وارثوں کو محروم کرنا نہیں ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس پر تنبیہ فرمائی ہے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فتح مکہ کے زمانہ میں ایسے سخت بیمار ہوئے کہ زیست کی امید نہ رہی۔ حضورؐ عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو انہوں نے عرض کیا کہ حضورؐ میرے پاس مال زیادہ ہے اور میری وارث صرف ایک بیٹی ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ اپنے سارے مال کی وصیت کر دوں (کہ اس وقت ان کی اولاد صرف ایک بیٹی ہی تھی۔ اور اس کا تکفل اس کے خاوند کے ذمہ) حضورؐ نے منع فرما دیا۔ انہوں نے دو تہائی کی اجازت چاہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بھی انکار فرما دیا پھر نصف کی درخواست بھی قبول نہیں فرمائی تو انہوں نے ایک تہائی وصیت کی اجازت چاہی۔ حضورؐ نے اس کی اجازت دے دی۔ اور ارشاد فرمایا کہ ایک تہائی بھی بہت ہے۔ تم اپنے وارثوں کو (یعنی مرنے کے بعد جو بھی ہوں، چنانچہ اس واقعہ کے بعد اور بھی اولاد ہو گئی تھی) غنی چھوڑ دو، یہ اس سے بہتر ہے کہ ان کو فقیر چھوڑ کر لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں۔ جو خرچ اللہ کے واسطے کیا جائے وہ ثواب کا موجب ہے، حتیٰ کہ اللہ کے لیے اگر ایک لقمہ بیوی کو دیا جائے تو اس پر بھی اجر ہے۔ (مشکوٰۃ عن الصحیحین)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ حضرت بلالؓ کے پاس داخل ہوئے تو ان کے پاس کھجوروں کا ایک ڈھیر لگا ہوا تھا۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا، کہ بلال یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا، حضورؐ آئندہ کی ضروریات کے لئے ذخیرہ کے طور پر رکھ لیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ بلال تم اس سے نہیں ڈرتے کہ اس کی وجہ سے کل قیامت کے دن جہنم کی آگ کا دھواں تم دیکھو۔ بلال خرچ کر ڈالو اور عرش والے (جل جلالہٗ) سے کمی کا خوف نہ کرو۔

ہر شخص کی ایک شان اور ایک حالت ہوا کرتی ہے

ہم جیسے کمزور ضعفاء، ضعیف الایمان ضعیف الیقین لوگوں کے لئے شرعاً اس کی گنجائش ہو بھی کہ وہ ذخیرہ کے طور پر آئندہ کی ضروریات کے لئے کچھ رکھ لیں لیکن حضرت بلالؓ جیسے جلیل القدر کامل الایمان کامل الیقین کی یہی شان تھی کہ ان کو اللہ جل شانہٗ سے کمی کا ذرا بھی خوف یا واہمہ نہ ہو، جہنم کا دھواں دیکھنے سے اس میں جانا لازم نہیں آتا۔ لیکن ان لوگوں کے اعتبار سے کمی تو ضرور ہو گی جن کو یہ بھی نظر نہ آئے اور کم سے کم حساب کا قصہ تو لمبا ہی ہو جائیگا۔ بعض احادیث میں معمولی معمولی رقم ایک دو دینار کسی شخص کے پاس نکلنے پر بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے جہنم کی آگ کی وعید وارد ہوئی ہے، جیسا کہ چھٹی فصل کی احادیث کے سلسلہ میں نمبر ۲ کے ذیل میں آرہا ہے، اور حساب کا معاملہ تو ہر شخص کے لئے ہے کہ جتنا مال زیادہ ہو گا، اتنا ہی حساب طویل ہو گا۔ حضورؐ کا پاک ارشاد ہے کہ میں جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوا میں نے دیکھا کہ اس میں کثرت سے داخل ہونے والے فقراء ہیں۔ اور وسعت والے ابھی روکے ہوئے ہیں اور جہنمی لوگوں کو جہنم میں پھینک دیا گیا۔ اور میں جہنم کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو میں نے اس میں سے کثرت سے داخل ہونے والی

عورتیں دیکھیں (مشکوٰۃ)

عورتوں کے جہنم میں کثرت سے داخل ہونے کی وجہ ایک اور حدیث میں آئی ہے۔ حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن عید گاہ میں تشریف لے گئے جب عورتوں کے مجمع پر گذر ہوا تو حضورؐ نے عورتوں سے خطاب فرما کر ارشاد فرمایا کہ تم صدقہ بہت کثرت سے کیا کرو میں نے عورتوں کو بہت کثرت سے جہنم میں دیکھا ہے۔ انہوں نے دریافت کیا، یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ عورتیں لعنت (بد دعائیں) بہت کرتی ہیں (مشکوٰۃ)

اور یہ دونوں باتیں عورتوں میں ایسی کثرت سے شائع ہیں کہ حد نہیں۔ جس اولاد پر دم دیتی ہیں، ہر وقت اس کی راحت اور آرام کی فکر میں رہتی ہیں۔ ذرا ذرا سی بات پر اس کو ہر وقت بد دعائیں، تو مر جا، تو گڑ جا، تیرا ناس ہو جائے وغیرہ وغیرہ الفاظ ان کا تکیہ کلام ہوتا ہے۔ اور خاوند کی ناشکری کا تو پوچھنا ہی کیا ہے، وہ غریب جتنی بھی ناز برداری کرتا ہے، ان کی نگاہ میں وہ لاپرواہ ہی رہتا ہے ہر وقت اس غم میں مری رہتی ہیں کہ اس نے ماں کو کوئی چیز کیوں دے دی، باپ کو تنخواہ میں سے کچھ کیوں دے دیا، بہن بھائی سے سلوک کیوں کر دیا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضورؐ نے صلوٰۃ الکسوف میں دوزخ جنت کا مشاہدہ فرمایا تو دوزخ میں کثرت سے عورتوں کو دیکھا۔ صحابہؓ نے جب اس کی وجہ دریافت کی تو حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ وہ احسان فراموشی کرتی ہیں، خاوند کی ناشکری کرتی ہیں۔ اگر تو تمام عمر ان میں سے کسی پر احسان کرتا رہے پھر کوئی ذرا سی بات پیش آ جائے تو کہنے لگتی ہے کہ میں نے تجھ سے کبھی کوئی بھلائی نہ دیکھی۔۔

(مشکوٰۃ عن المتفق علیہ)

حضورؐ کا یہ ارشاد بھی عورتوں کی عام عادت ہے جتنا بھی ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جائے، اگر کسی وقت

باقی صفحہ ۳۱ کالم ۲

ایک سلسلہ وار مضمون

سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات یا پیش گوئیاں

مولانا احمد سعید دہلویؒ

قرآن کریم میں جہاں بہت سی پیشگوئیاں ہیں۔ ان میں سے ایک مشہور پیشگوئی وہ ہے جو صلح حدیبیہ کے سلسلہ میں سورہ فتح میں ذکر فرمائی ہے۔ اور ان تمام مسلمانوں کو جو حدیبیہ میں ایک درخت کے نیچے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کر رہے تھے ان سے اپنی رضامندی کا اظہار کیا اور فرمایا: واثابھم فتحا قریبا ومغانم کثیرۃ یاخذونھا یعنی روحانی برکتوں کے علاوہ ہم نے ان کو فتح کی خبر دی جو بہت (نزدیک اس کو ملنے والی ہے اور مال غنیمت کی کثرت اور اس کے حصول کی بھی خبر دی) خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی ہمت افزائی فرمائی، اُن کو اپنی رضامندی عطا فرمائی اور ان کے دلوں کے خلوص کو ظاہر کر دیا اور ان پر سکینہ یعنی روحانی تسکین نازل فرمائی اور مکہ معظمہ سے بغیر عمرہ کے واپس جانے پر اُن کو بدلے میں ایک فتح قریب اور کثیر مال غنیمت کا وعدہ فرمایا۔ بہر حال جو اطلاع دی تھی وہ پوری ہوئی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تھوڑے ہی دنوں بعد خیبر کو فتح کرایا اور اسکے ساتوں قلعے قبضہ میں آ گئے اور بہت سے باغات بھی بطور فے حاصل ہو گئے جن کی تفصیل کتب سیر میں موجود ہے۔ ان ہی باغات میں باغ فدک بھی تھا جس کی آمدنی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کے سالانہ اخراجات کیا کرتے تھے اور باقی فقراء اور بنو ہاشم پر وہ آمدنی تقسیم ہوتی تھی۔

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک خواب صحابہ کرامؓ کو بتایا کہ ہم لوگ عمرے کا احرام باندھ کر مکہ معظمہ میں داخل ہو گئے اور ارکان عمرہ بجا لائیں گے۔ چنانچہ صحابہؓ نے اس خواب کو سن کر مکہ معظمہ چلنے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہمراہ تشریف لے گئے، وہاں جا کر معاذینؓ نے مزاحمت کی اور آپؐ نے حدیبیہ میں قیام فرمایا اور کفار مکہ سے گفتگو ہوئی اور وہاں ایک صلحنامہ مرتب ہوا، جس کو صلح حدیبیہ کے نام سے کتابوں میں ذکر کیا جاتا ہے۔ صحابہؓ ملول ہو کر واپس ہوئے راستے میں سورہ فتح نازل ہوئی۔ جس کے آخری رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کی توثیق کی اور فرمایا کہ یہ خواب آئندہ سال کے لیے ہے اس سال یہ خواب پورا ہونے والا نہ تھا، بلکہ اس کی تعبیر آئندہ سال پوری ہونے والی ہے۔ چنانچہ یہ خواب والی پیشین گوئی آئندہ سال پوری ہوئی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نہایت اطمینان کے ساتھ ارکان عمرہ بجا لائے اور عمرہ سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ بخیریت تمام واپس آ گئے اور یہ پیشین گوئی لفظاً بہ لفظ پوری ہوئی، سورہ فتح کا آخری رکوع اور اس کی تفسیر ملاحظہ ہو۔

ان ہی پیشین گوئیوں میں سے آئندہ کی فتوحات کے سلسلہ میں ایک پیشین گوئی سورہ فتح میں مذکور ہے واخریٰ لم تقدروا علیھا قد احاط اللہ بھا (یعنی اس خیبر کی فتح کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے تم سے بہت سے غنائم کا وعدہ فرمایا ہے) یعنی بظاہر تمہاری قدرت میں نہیں کہ تم ان پر قبضہ کر سکو۔ مگر وہ اللہ تعالیٰ کے علم اور قدرت میں ہے اور اس کی تائید سے وہ غنیمتیں تم کو حاصل ہوں گی۔ جمہور مفسرین نے اس پیشگوئی سے مراد فارس اور روم کے غنائم لیے ہیں۔ اور یہ واقعہ بھی ہے کہ شاہان فارس اور روم کے مقابلہ میں مسلمانوں کا کوئی شمار نہ تھا یہ قومیں بڑی طاقت اور بکثرت ساز و سامان سے بھرپور تھیں چنانچہ قرآن نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اور مسلمانوں کو بیشمار غنائم ہاتھ لگے۔

(۳) قرآن نے جو پیشین گوئیاں کی ہیں ان پیشین گوئیوں میں سے ایک پیشین گوئی یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کچھ مسلمان دین چھوڑ کر مرتد ہو جائیں گے۔ ان مرتدین کا

استیصال ایسے مسلمانوں کے ہاتھ سے کرائے گا جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو دوست رکھتا ہے۔ مسلمانوں کے سربرآوردہ لوگ تواضع کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں اعلاء کلمۃ اللہ کی غرض سے جہاد کرنے والے ہیں اور بغیر کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کے خوف سے اپنی سعی و کوشش اور جہاد فی سبیل اللہ کو جاری رکھتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کی اس پیشین گوئی کے متعلق واقعہ پیش آیا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عرب کے کچھ قبائل مرتد ہو گئے اور کچھ مسیلمہ کذاب کے ساتھ ہو گئے جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا، اسوقت اخیار صحابہؓ نے جو مذکورہ صفات سے متصف تھے اس ارتداد کے فتنہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے رفع کیا اور اس شبہ کو مٹایا، مرتدین کو ہزیمت ہوئی اور مسیلمہ کذاب وحشی کے ہاتھوں مارا گیا اور مقتول ہوا۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں حضرت خالد ابن ولیدؓ کے ہاتھوں یہ فتنہ فرو ہوا اور مسلمانوں کے ایک لشکر کو حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرکردگی میں ان تمام مرتدین اور منکرین پر فتح حاصل ہوئی۔ چنانچہ پارہ چھ (۶) میں ارشاد فرمایا: یاایھا الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین جاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم۔ ترجمہ کا خلاصہ اوپر کے الفاظ میں آگیا ہے اس آیت میں علاوہ پیشین گوئی کے حضرات صحابہ کرامؓ کی تعریف اور توصیف بھی فرمائی ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

---

(۴) منجملہ ان پیشین گوئیوں کے قرآن کی یہ پیشین گوئی بھی مشہور ہے جو روم اور فارس کی جنگ کے سلسلہ میں فرمائی ہے واقعہ اس طرح ہے کہ رومیوں کی اہل فارس سے جنگ ہوئی تھی۔ اس لڑائی میں اہل فارس کو غلبہ حاصل ہوا اور کچھ علاقے اہل روم کے اہل فارس نے دبا لیئے۔ اس خبر سے کفار مکہ نے خوشی کا اظہار کیا اور کہنے لگے کہ جس طرح اہل فارس جو مشرک ہیں، اہل کتاب پر غالب آگئے۔ اسی طرح اگر کبھی ہماری جنگ مسلمانوں سے ہوئی تو ہم بھی ان پر غالب ہوں گے۔ اہل فارس اور اہل روم اس وقت کی دو بڑی زبردست اور ترقی یافت قومیں تھیں، اہل کتاب چونکہ آسمانی کتاب کا نام لیتے تھے اس لیئے مسلمانوں کو ان سے دلچسپی تھی اور کفار مکہ کو بوجہ کفر کے اہل فارس سے محبت تھی اس لیئے فطرۃً مسلمانوں کو اس شکست سے رنج ہوا اور کفار مکہ اہل فارس کی فتح پر بہت خوش ہوئے اور اپنے لیئے نیک فال لینے لگے۔ حضرت حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا الٓمّٓ غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون فی بضع سنین ط۔ قرآن نے یہ بات ظاہر کی کہ اہل فارس کی یہ فتح عارضی ہے۔ کچھ دنوں کے بعد یعنی نو سال کے اندر اس کا الٹا اور اس کا عکس ہوگا اور آج کے مغلوب اس دن غالب ہو جائیں گے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اس دن اللہ تعالیٰ کی مدد سے مسلمان خوش ہو رہے ہوں گے چنانچہ یہ پیشین گوئی پوری ہوئی اور جس دن مسلمان جنگ بدر میں فتحیاب ہوئے اسی دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی بتایا گیا کہ رومیوں نے اہل فارس پر فتح پائی اور مسلمان بہت مسرور ہوئے۔ ایک طرف جنگ بدر میں جو فتح حاصل ہوئی اس کی خوشی، دوسری خوشی اس خبر سے حاصل ہوئی کہ رومیوں کو فتح حاصل ہوئی فارس پر، اور رومیوں نے اپنے علاقے واپس لے لیئے اور قرآن کریم کی پیشین گوئی پوری ہوگئی۔

---

(۵) منجملہ قرآن کی پیشین گوئیوں کے ایک پیشین گوئی یہ جو قرآن نے یہود کے بارے میں فرمائی کہ یہ کبھی موت کی تمنا اور خواہش نہیں کریں گے۔ واقعہ یوں ہے کہ یہود اس بات کے مدعی تھے کہ سوائے ہمارے کوئی اور شخص قیامت میں قرب خداوندی کا مستحق نہ ہوگا اور آخرت کی تمام خوبیاں اور بھلائیاں صرف ہمارے لیئے ہوں گی۔ قرآن نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر تمہارے زعم باطل میں یہ بات ہے کہ دار آخرت میں فائدہ اٹھانے والے صرف تم ہی تم ہو پھر دنیا میں رہنا کیوں پسند کرتے ہو؟ اور اللہ تعالیٰ سے موت کی تمنا کیوں نہیں کرتے؟ کہ وہ تم کو دنیا سے آخرت میں منتقل کر دے، تاکہ تم ان فوائد سے مستفید ہو اور دنیا کی الجھنوں سے رہائی حاصل کر لو۔ اور کیونکہ یہود کی طبائع اور ان کے دل کی خباثت سے اللہ تعالیٰ واقف تھا، اس نے اپنی کتاب میں یہ پیشین گوئی بھی فرما دی کہ:- ولا تمنونہ اَبدا بما قدمت ایدیھم اور یہ سمجھتے ہیں کہ قیامت میں ان اعمال کی باز پرس ہوگی اور ان کو سزا ملے گی، اس خوف سے یہ کبھی بھی موت کی خواہش اور موت کی تمنا نہیں کریں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہود نے موت کی تمنا نہیں کی بلکہ آج تک بھی موت طلب کرنے کو آمادہ نہیں

---

(۶) منجملہ قرآن کی پیشین گوئیوں کے ایک یہ پیشین گوئی ہے جو سورۂ نور میں مذکور ہے:- وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم الخ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے لوگ خلافت راشدہ کے مستحق ہوئے اور یہ سلسلہ خلافت راشدہ کے بعد بھی چلتا رہا، تا آنکہ لوگ عیش پرستی میں مبتلا ہو(ئے) اور حکومت کو اپنا حق اور اپنی ملک سمجھنے لگے اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جسطرح زمین پر چھیلے تھے بالآخر سمٹنے شروع ہو گئے اور رفتہ رفتہ ضعف بڑھتا گیا اور آج دنیا میں کہیں بھی صحیح معنوں میں اقتدار باقی نہ رہا، جو کبھی اقتدار تقسیم کیا کرتے تھے وہ آج خود اقتدار سے محروم اور دوسروں کے دست نگر ہیں بہر حال پیشین گوئی پوری ہو چکی ہے۔

---

(۷) منجملہ دیگر پیشین گوئیوں کے قرآن کی ایک مشہور پیشین گوئی وہ ہے جس کو سورۃ فتح میں ذکر فرمایا ہے ہوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہ۔۔۔ حضرت حق جل مجدہ کی وہ شان ہے کہ اس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اس دین کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کر دے۔ اگر اس پیشین گوئی کا مطلب یہ ہے کہ دین حق کے ماننے والوں کا اہل باطل پر غلبہ ہو۔ اور حکومت و سطوت کے اعتبار سے اہل حق غالب ہوں اور منکر مغلوب ہوں، تو الحمد للہ یہ پیشین گوئی

باقی صفحہ ۳ کالم ۲ پر

ایثار و ہمدردی

مولانا سید مشتاق علی صاحب ۔ بھارت

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیوں میں اس قسم کے متعدد واقعات ملتے ہیں یہی وجہ تھی کہ وہ معاشرہ تاریخ کا ایک بہترین معاشرہ تھا، جس میں ہر طرف چین وسکون اطمینان و راحت اور ہمدردی وغمخواری کا دور دورہ ہے جو ایک دوسرے کے لئے بھی وہی جذبات رکھتے ہیں جو اپنے لئے ہیں۔ دوسرے کی تکلیف و دکھ سے ایسا ہی بے چین و بے قرار ہوتا ہے جیسا اپنی ذاتی تکلیف سے اور پورا معاشرہ ایک جسم وجان بنا ہوا ہے کہ کسی بھی عضو کو تکلیف ہوئی پورا بدن اس کی فکر میں لگ گیا

آج بھی اگر موجودہ دنیا چاہتی ہے کہ چین وسکون اطمینان وامن کی فضا میں سانس لے تو اس کو پھر وہی سبق دھرانا چاہیئے جو آج سے چودہ سو برس قبل پڑھایا گیا تھا۔ ہر شخص کو اپنے اندر ایثار و ہمدردی کے جذبات کو ابھارنا چاہیئے اور محض اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے اپنا کچھ نہ کچھ وقت مال اور جان دوسروں کے لئے پیش کرنا چاہیئے اور

انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاءً ولا شکورا (سورہ انسان) بیشک ہم اللہ کی خوشنودی کے لئے کھلاتے ہیں تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ ہی شکر کا نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔

ایثار ایک انسانی صفت ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے اندر ودیعت فرمائی ہے اور جس کے ذریعے بلند واعلیٰ اور پست وگھٹیا کردار کے حامل افراد میں فرق وامتیاز ہوتا ہے اور اسی سے ایک مثالی وآئیڈیل سوسائٹی ومعاشرہ کی پہچان ہوتی ہے۔

ایثار نام ہے اپنی ذاتی اغراض ومقاصد خواہشات و مرغوبات کو اور لبا اوقات اپنی ملکیت کو دوسروں کے لئے کھلا چھوڑ دینے کا۔ جب یہ اعلیٰ انسانی صفت کسی انسانی معاشرہ میں آجاتی ہے۔ تو پھر وہ معاشرہ مثالی معاشرہ بن جاتا ہے اور ایسا معاشرہ عظیم اشخاص اور زبردست ہستیوں کو وجود بخشتا ہے۔ وہ ہستیاں جو تاریخ سازی کا کام کرتی ہیں اور وقت کے فرعون سے پنجہ آزمائی کرتی ہیں۔ غلط ومفسد دھاروں کا رخ موڑ دیتی ہیں اور زبان حال سے کہتی ہیں۔

زمانہ باتو نہ سازد تو بزمانہ ستیز

اسلام جو ایک فطری وانسانی مذہب ہے اور جس کا مقصد ہی ایک اچھا انسانی اور بہترین معاشرہ پیدا کرنا ہے اپنے ماننے والوں کے اندر ایثار و قربانی، ہمدردی وغمخواری کے جذبات وعناصر کو ابھارتا ہے اور پروان چڑھاتا ہے وہ اپنی محکم تعلیمات میں اسی کی طرف خصوصی توجہ دیتا ہے اور پیغمبر اسلام کی زبانی یہ پیغام ملتا ہے۔

لا یومن احدکم حتیٰ یکون ھواہ تبعا لما جئت

تم میں سے کوئی اس وقت سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہشات نفسی میری لائی ہوئی تعلیمات کے ماتحت نہ ہو جائیں۔

خواہشات نفس کو دین کے ماتحت کرنے میں قدم قدم ایثار سے سابقہ پڑے گا کیونکہ دین کہیں اس سے کہے گا۔

لا یومن احدکم حتیٰ یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ

تم سے کوئی اس وقت تک سچا مومن نہیں ہوگا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

اور کہیں وہ پیغمبر اسلام کا یہ فرمان سنے گا۔

لا یومن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔

تم میں سے کوئی اس وقت سچا مومن نہ ہوگا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے ماں باپ اولاد سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں

ان تمام مراحل کی تکمیل میں اس کو یقینا ایثار و قربانی کا وہ اعلیٰ نمونہ پیش کرنا ہوگا جو قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے پیش کیا کہ خود بھوکے رہے اور دوسروں کو شکم سیر کرکے خوش ہوئے خود پیاسے جان دے دی اور اپنے قریب پڑے زخمی بھائی سے قبل اپنا حلق گیلا کرنا پسند نہ کیا انصار مدینہ نے مہاجرین مکہ کے لئے کس طرح اپنا سب کچھ پیش کیا۔

مال واسباب کے ساتھ اگر کسی کے پاس دو بیویاں تھیں تو اپنے مہاجر بھائی سے کہا کہ جسے تو چاہے پسند کرے۔ ایک مرتبہ ایک بھوکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور کے پاس گھر میں اس وقت پانی کے سوا کچھ نہ تھا اس لئے آپ نے فرمایا۔ جو شخص آج کی رات اس کو مہمان بنائے گا۔ خدا اس پر رحم کرے گا۔ ایک انصاری اس کو اپنے گھر لے گئے لیکن اتفاق سے ان کے گھر میں صرف بچوں کا کھانا تھا۔ چنانچہ میاں بیوی نے بچوں کو سلا دیا اور چراغ بجھا کر مہمان کو کھانا کھلا دیا کہ کہیں مہمان اس کو محسوس نہ کرے کہ نہیں کھا رہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس کا یہ عمل اس قدر پسند آیا کہ ان کی تعریف ان الفاظ میں فرمائی۔

ویؤثرون علیٰ انفسہم ولو کان بہم خصاصہ

اور اپنے اوپر تنگی ہی کیوں ہو ان (مہاجر بھائیوں) کو اپنے سے مقدم رکھتے ہیں

حضرت جہم بن حذیفہؓ کہتے ہیں کہ یرموک کی لڑائی میں اپنے چچا زاد بھائی کی تلاش میں نکلا اور ساتھ پانی کا مشکیزہ لے لیا ایک جگہ ان کو زخمی جان کنی کے عالم میں پایا پانی کا دریافت کیا تو اشارے سے ہاں کر دی اتنے قریب سے تیسرے صاحب نے آہ کی۔ انہوں نے ان کے پاس پہنچا تو ان کا دم نکل چکا تھا۔ واپس دوسرے کے یہاں آیا تو وہ بھی جاں بحق ہو چکے تھے۔ بھائی کے پاس پہنچا تو وہ بھی جاں بحق ہو چکے تھے

ختم نبوۃ، تکمیل دین اور عجائبات قرآن پر طائرانہ نظر

حضرت مولانا محمد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ایک سوال اور اس کا جواب

بعثت انبیا علیہم السلام والصلوٰۃ کے اس بلند ترین مقصد کو سامنے رکھنے کے بعد یا تو سلسلہ نبوۃ ہمیشہ کے لیے باقی اور جاری مانا جائے تاکہ جب بھی ایسے سوالات پیش آئیں "نبی" کی حقیقت افروز وحی اس کا اطمینان بخش حل پیش کر دے اور اگر سلسلہ نبوت کو ختم مانا جاتا ہے تو لازمی طور پر تسلیم کرنا پڑے گا کہ الٰہیات روحانیات اخلاقیات کے باب میں جس قدر سوالات در سوالات ہو سکتے تھے وہ سب سامنے آچکے ہیں یعنی الٰہیات اور ترقی کے سلسلہ میں انسانیت معراج کمال کو پہنچ چکی ہے۔ اب کوئی سوال ایسا ہو ہی نہیں سکتا جس کا جواب علوم انسانیت کے خزانہ عامرہ میں معلوم نہ ہو۔ قرآن حکیم اس دوسری صورت کی تصدیق اور توثیق کرتے ہوئے دعویٰ کرتا ہے کہ وہ تبیاناً لکل شیئٍ ہے۔ وہ ھدًی (سراسر ہدایت) اور نور ہے۔ وہ مکمل ترین آخری پیغام ہے۔ اور اس بنا پر وہ جو دین پیش کر رہا ہے۔ وہ مکمل ترین دین ہے۔ جو ابتدائے انسانیت سے شروع ہو کر خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایسا مکمل ہو چکا ہے کہ اب اس قصر معلیٰ کی کسی بھی دیوار کسی بھی محراب یا کسی بھی کنگرے میں کوئی رخنہ کوئی کجی اور کوئی خامی باقی نہیں رہی۔

لیکن اس عجیب وغریب دعوے کے بعد نہایت پیچیدہ اور حیرت انگیز سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا روحانیت اخلاقیات کے باب میں تمام سوالات جو اصولی اور بنیادی نوعیت کے ہوں وہ سب سامنے آچکے ہوں گے۔

"کیا یہ ممکن نہیں کہ کوئی ایسا سوال سامنے آئے کہ اس کا جواب نوع انسان کے ذخیرہ معلومات میں نہ ہو؟"

اس سوال کا جواب اگر اثبات میں دیا جاتا ہے تو اتنی بڑی ذمہ داری اپنے اوپر برداشت کرنی ہے۔ جس کے اٹھانے سے کندھے عاجز معلوم ہوتے ہیں اور دل کانپنے لگتا ہے۔

کیا یہ واقعی ترقی پذیر دنیا جس کے ایجادات ہر دم اور ہر لحظ عقل انسانی کو مبہوت اور ششدر کر دیتی ہے۔ روحانیت کے باب میں کوئی سوال پیدا کر سکتی ہے جس کا جواب ہمارے پاس نہ ہو۔

اس حیرت ناک اور مرعوب کن سوال کا جواب دیتے ہوئے زبان لڑکھڑانے لگتی ہے۔ اور نوک زبان پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے مگر قرآن نہایت بلند آہنگی اور پوری عالی حوصلگی سے گرجتا ہے کہ گھبراؤ نہیں۔ پس وپیش نہ کرو کہہ دو اور پکار کر کہہ دو۔ کہ ہمارے پاس جواب ہی نہیں بلکہ صحیح اور نہایت صحیح جوابات کا بھرپور خزانہ موجود ہے قرآن حکیم کہتا ہے:۔

"بہت ممکن ہے کہ تمہارے علم کا کشکول اس کے جوابات سے خالی ہو۔ مگر آیات کتاب اللہ کی شکلوں میں اس کا جواب موجود ہے۔ جستجو کرو اور غور سے پڑھو اپنی صفات کے کوزے میں جو سمندر بند ہے اس میں غوطہ لگاؤ مراد اور مقصود کا چمکتا ہوا گوہر تمہیں دستیاب ہو جائے گا قرآن حکیم کہتا ہے:۔

یہی میرا کمال اور یہی میرا اعجاز ہے اور یہی وہ عجائبات ہیں۔ جن کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ اور جن کا معدن علم کے تاجپوش ہمیشہ اعتراف کرتے رہتے ہیں لا تنقضی عجائبہ و لا تنتھی غرائبہ۔

البتہ یہ درست ہے کہ:۔

○ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

چنانچہ روحانیت کے ماہر انہی اوراق کے بحر محیط سے روحانیت کے موتی برآمد کرتے ہیں اور اخلاقیات کے شناور اور غواص مکارم اخلاق کی بلند پایہ تعلیم سے جواہر انہی صفحات کے سمندروں سے برآمد کرتے ہیں۔

علامہ رازی نے فلسفہ قدیم کا چشمہ لگا کر قرآن عزیز پر نظر ڈالی اور علامہ جوہری طنطاوی چودھویں صدی کے عالم ہیں انہوں نے سائنس جدیدہ کا خوردبین استعمال کیا۔ ہر ایک نے سطور قرآنی کے مابین وہ چیزیں پالیں جو تشنگان علم کے مابین اور بلا یہ چمان یا سائنس کو آسودہ کر سکتی ہیں۔ فیلسوف اسلام شاہ ولی اللہؒ کی نظر اتنی وسیع ہے کہ آپ نے ان سوالات کا حل انہیں سطور میں اور اسی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ میں معلوم کر لیا جو سوالات ایک عرصہ بعد پیش آنے والے تھے۔ جب اقتصادی بحران بڑی بڑی سلطنتوں کو زیروزبر کرنے والا تھا۔ اور جن کے جواب میں کارل مارکس اور اینگلس نے اپنے فکر وفہم کے مطابق کمیونزم پیش کیا تھا۔

بہرحال یہ بحث کہ انسانیت اور انسانی شرف وعظمت کے بقاء وتحفظ، اس کی روحانی ترقی، معاشرہ انسانی میں تہذیب وشرافت، مکارم اخلاق اور امن عالم سے بقاء وحفاظت سے متعلق سوالات کس طرح پیدا ہوتے ہیں اور قرآن کریم اپنی ازلی اور ابدی تعلیم کی روشنی سے ان کو کس طرح حل کرتا ہے۔ اور علماء مفسرین نے اپنے اپنے ذوق اپنے اپنے ماحول اور اپنے اپنے فکر وفہم

کے مطابق کس طرح ان کو حل کیا ہے۔ یہ بحث بے انتہا طویل ہے۔ تمام تو کیا اس کا معتد بہ حصہ بھی ان کالموں میں نہیں آسکتا۔ لیکن یہ مختصر مضمون جس منزل میں ہے اگر اس کو "تمت" بنا دیا جائے تو یقیناً ایک تشنگی باقی رہ جائے گی۔ ہم چاہتے ہیں نوٹوں کو کسی درجہ ترک کرنے کے لیے ایک مثال پیش کرتے ہیں۔ اس سے قرآن حکیم اور سیرت خاتم الانبیاء علیہم السلام کی جامعیت کا بھی اندازہ ہوگا۔ اور یہ بھی معلوم ہو سکے گا کہ

سیرت پاک اور آیات قرآنی سے کس طرح بنیادی سوالات حل کیے جاتے ہیں اور فہم القرآن کے بارے میں جو عرض کیا گیا ہے۔

"فکر ہر کس بقدر ہمت اوست"

اس کی بھی نہایت دلچسپ مثال جو آج کل کے ذوق سے مطابق ہے سامنے آئے گی۔

مثال:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ بے شمار علماء نے لکھی ہے۔

سیرت نگاری کے وقت اس دور اور اس ماحول کا ذکر کرنا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور پُرنور ہوا۔ لازمی طور پر اس زمانہ کے اخلاقی تنزل، روحانی پستی اور الٰہیات وعقائد کے بارے میں نوع انسان کی گمراہیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ جو کچھ اس بارے میں لکھا گیا ہے وہ سب ہی صحیح ہے۔

اردو کے مشہور اور واجب الاحترام سیرت نگار محمد سلیمان صاحب (مصنف رحمۃ للعالمین) اور علامہ شبلی نعمانی مصنف سیرت النبیؐ نے انہی اخلاقی روحانی اور عقائد کی پس ماندگیوں کو فاضلانہ انداز میں پیش فرمایا ہے۔

یعنی بالفاظ دیگر ان قابل تعظیم مصنفوں نے ان سوالات کی طرف اشارہ کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات، اس کی پرستش توحید، طریقۂ عبادت، انسانی معاشرت یا مثلاً "ملائک" حشر ونشر یا انبیاء علیہم السلام اور ان کے کردار کے متعلق پیش کرتے تھے پھر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ پیش کرکے یہ ظاہر کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی الٰہی یا اپنے اجتہاد سے ان سوالات کو کس کس طرح حل کیا۔ گمراہیوں کے بادلوں کو چھانٹ کر کس طرح آفتاب صداقت کو روشن کیا۔ لیکن اگر آپ حضرات شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہٗ العزیز سے اس دور اور اس ماحول کی صداقت دریافت کریں تو اندازہ ہوگا کہ رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ اور آپ کی تعلیمات صرف ارسطو فیثا غورث اور افلاطون جیسے فلسفیوں کی پیدا کردہ پیچیدگیں ابوجہل اور ابولہب جیسے مادہ پرستوں کی پھیلائی ہوئی کج فہمیوں کا ازالہ نہیں کر رہی ہیں۔ صرف اخلاقی اور روحانی کمزوریوں کے لیے اکسیر شفا نہیں ہیں بلکہ وہ اقتصادیات کی بھٹی میں جھلسے ہوئے سوختہ دلوں کو بھی مرہم شفاء عطا کر رہی ہیں۔

دنیا کارل مارکس، انیگلس اور لینن کے افکار خانوں کی طرف محض اس لیے دوڑ رہی ہے کہ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ اس کو معلوم نہیں۔ دنیا سمجھتی ہے کہ سوالات آج پیدا ہوئے ہیں لہٰذا ان کے جوابات آج ہی سامنے آسکتے ہیں۔ لیکن اگر دنیا ذوق انصاف سے محروم نہیں ہوئی ہے تو اسے قرآن حکیم کے اعجاز کے سامنے گردن جھکا دینی چاہیئے کہ اس کے حرف خوشہ چین عالم شاہ ولی اللہ نے کارل مارکس اور اینگلس کی پیدائش سے بھی نصف صدی پہلے دنیا کو ان سوالات سے آشنا کرکے بتا دیا تھا کہ قرآن حکیم اور سیرت مقدسہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نہاں خانوں میں ان کے جوابات تلاش کرو۔ وہاں یقیناً روشنیاں میسر آئیں گی۔

کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مبعوث فرمانے والے اللہ رب اللعالمین نے فطرت انسانی کا نقشہ جا کر ان کا جواب پہلے ہی دنیا کو دے دیا ہے۔ سلسلۂ کلام بہت طویل ہو رہا ہے نہ آپ کے پاس مطالعے کے لیے وقت ہوگا۔ نہ راقم حروف کے لمحات فرصت میں طوالت کی گنجائش ہے۔

سیدنا شاہ ولی اللہ کی مشہور کتاب حجۃ اللہ البالغہ کے ایک صفحہ کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیے آپ اس ماحول کی وضاحت کرتے ہوئے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور اقدس ہوا تھا۔ ایران اور روما کی سرمایہ دار شاہنشاہیوں کا تذکرہ فرماتے ہیں جن کی حالت یہ تھی۔ دولت و ثروت کے ساتھ فلسفہ اور سائنس کی تحقیقات نے ایجادات کا راستہ کھولا۔ نئی نئی صنعتیں رونما ہوئیں۔ اور ملک اپنے اس دور میں تمدن کے لحاظ سے اعلیٰ درجہ کو پہنچ گیا۔ لیکن بدقسمتی سے اہل ثروت اور حکمران میں عیش فیشن اور وجاہت یا اقتدار پسندی اور ایک دوسرے کے مقابلہ میں تفاخر بڑھ چڑھ کر رہنے کا مرض پیدا ہو گیا۔ یہاں تک کہ اس پہ فخر ہونے لگا۔ کہ کس کا تاج زیادہ قیمتی ہے۔ اور کس کے سر پہ سلطنت میں زیادہ جواہر لٹکے ہوئے ہیں۔ ارباب حکومت کے اس ٹھاٹھ نے سوسائٹی کا مزاج بگاڑ دیا ہے۔ نئے نئے فیشن امیرانہ شوکت اور شاہانہ تکلفات نبھانے کے لیے ہر ایک صاحب اقتدار اپنے ماتحت کو لوٹنے لگا۔ زمین دار اور جاگیردار کاشتکاروں کا خون چوسنے لگے۔ جوان مزدوروں پر اختیار رکھتے تھے۔ انہوں نے غریب مزدوروں کو نوچنا شروع کر دیا۔

اب اس با اقتدار طبقہ کی تمام عملی اور فکری طاقتیں ملک و دولت کی بجائے عیش و عشرت شاہانہ تکلفات، نفع اندوزی اور استحصال بالجبر پر صرف ہونے لگی اور ماتحت طبقہ اتنا گر گیا کہ اس کی زندگی کھیت جوتنے والے بیلوں اور بوجھ اٹھانے والے گدھوں گھوڑوں کی مانند ہوگئی زرکشی اور زراندوزی کے لیے

نئے نئے قانون ایجاد ہونے لگے۔

مزدور اور کسان طبقہ اگر ان سے سرتابی کرتا تو جرم بن کر طرح طرح کی سزاؤں میں مبتلا ہوتا۔ اگر سزاؤں سے بچنا چاہتا تو لامحالہ بار بردار گھوڑوں اور گدھوں کی زندگی پر مجبور ہوتا یہ دونوں طبقے اپنے اپنے حالات میں ایسے غرق ہوگئے کہ پیدائش انسان کا حقیقی مقصد کسی کے سامنے بھی نہ رہا۔ ایک طبقہ کو حد سے بڑھے ہوئے عیش اور چمک دمک نے اندھا کر دیا اور دوسرا طبقہ پیٹ کی فکر میں ایسا سرگرداں ہوا کہ فکر مستقبل کی صلاحیت بھی ختم کر بیٹھا۔ اس صورت حال کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ تمام دولت سمٹ کر چند افراد کے ساتھ مخصوص ہوگئی جن کا سربراہ بادشاہ تھا۔

اقتصادی عدم توازن اور طبقہ اعلیٰ کی شان و شوکت اور عیش پرستی نے ایک تیسرا طبقہ پیدا کر دیا۔ یہ تن آسان آرام طلب سرکار پرست خوشامدیوں کا طبقہ تھا۔ جو بادشاہ اور شاہ پرستوں کے قریب جمع ہوگیا تھا اور مختلف عنوانات سے رقمیں وصول کرتا رہتا تھا ان میں بہت سے صاحب فن اور اہل بھی موجود تھے۔ وہ فن اور علم کے نام پر روپیہ وصول کرتے تھے۔ مگر ان کا مطمح نظر ملک کی خدمت نہیں بلکہ اپنے ذاتی اغراض، ذاتی جاہ و جلال اور ذاتی اقتدار کی جدوجہد کا نصب العین ہوتا تھا۔

کوئی اس نام سے روپیہ وصول کرتا تھا کہ وہ فن سپاہ گری کا ماہر ہے۔ بہترین جرنیل یا کمانڈر ہے کوئی اپنے علم و ہنر یا سیاستدانی کے نام پر روپیہ وصول کرتا تھا۔ خانقاہ نشینوں کی ایک جماعت تھی، جو تقدس کے نام پر وظیفے حاصل کرتی تھی۔ ایک جماعت فنون لطیفہ و ادب و شاعری کے نام پر رقمیں اینٹھتی تھی کہ شان خسروانہ یہی ہے۔ کہ فنون لطیفہ کے ماہرین کی قدر کرتے ہیں۔

بادشاہ اور امراء کو خوش کرنا۔ خوش گپیوں سے مجلس پیدا کرنا ایک فن قرار دے دیا گیا اس فن کے ماہرین طرح طرح کے ڈھونگ رچا کر روپیہ وصول کرنے لگے شاہانہ آداب درباری آداب بن گئے تھے۔ اور ایک گروہ اسی نام پر رقمیں جمع کرنے لگا۔ یہ تمام جماعتیں جن کو لازم تصور کر لیا گیا تھا۔ درحقیقت مفت خوروں کے گروہ تھے۔ جو ملک اور قوم کی خدمت کی بجائے اپنی تمام صلاحیتیں محض بھر شاہ پرستوں کی اغراض اور ان کی خوشنودی کے لیے صرف کرتے تھے اور ملک اور ملک کے مزدور اور کسانوں کے لیے بار بنتے جا رہے تھے۔

اسی طرح خدا کی تمام مخلوق دن بدن افلاس، ہلاکت تباہ حالی میں مبتلا ہو کر روحانی فلاح و بہبود سے بھی محروم ہو رہی تھی۔ یہاں تک کہ پورے ملک میں کوئی بھی شخص ایسا نہ تھا جس کو عاقبت کی فکر ہو۔ اللہ تعالیٰ جو تمام مخلوق کا پروردگار ہے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تاکہ وہ روحانی اصطلاحات کے ساتھ ساتھ اقتصادی تباہ حالی بھی ختم فرمائیں اور معیشت کے ایسے اصول کی تلقین فرمائیں جن سے اقتصادی امراض کے مسموم جراثیم کا قلع قمع ہو جائے۔

حضرت شاہ صاحب اس مفہوم کو ذہن نشین کرانے کے لیے اقتصادی حالات کا روحانی اصلاحات پر کیا اثر پڑتا ہے ایک مثال پیش فرماتے ہیں۔ اس مثال سے یہ بھی اندازہ ہو جائے گا کہ حضرت شاہ صاحب جس حکومت کی حمایت کر سکتے ہیں اس کا نقشہ کیا ہے آپ فرماتے ہیں

"ایک ایسی قوم فرض کرو جس میں ملوکیت نہ ہو۔ شاہانہ شان و شوکت اور عیش پسندی کے لوازمات سے محفوظ ہو ہر شخص اقتصادی طور پر آزاد اور ٹیکسوں کے بوجھ سے اس کی کمر دوہری نہ ہوتی ہو۔ ایسی قوم کو یہ فراغت میسر ہوگی کہ وہ دین و ملت کے کام سرانجام دے سکے۔ اخلاقی اور روحانی ترقی حاصل کر سکے۔ لیکن اگر اس قوم کی گردن پر ملوکیت شاہ پرستی اور سرمایہ کا بھوت سوار ہو جائے تو اس کے ہوش و حواس گم ہو جائیں گے۔ اور وہ انسانی شرف و عظمت سے گر کر چوپاؤں کی زندگی پر مجبور ہو جائے گی۔ جن کو رات دن پیٹ کا فکر رہتا ہے اور پھر بھی یہ جہنم بھر نہیں پاتا۔"

(حجۃ اللہ البالغہ جلد اوّل باب اقامت الارتفاقات و اصلاح الرسوم)

حضرت شاہ صاحب کی تحریر بار بار ملاحظہ فرمانے سے معلوم ہوتا ہے کہ بیسویں صدی کا کوئی کمیونسٹ بالشویک کانفرنس میں خطبہ صدارت پڑھ رہا ہے۔

پھر شاہ صاحب کا یہ ارشاد ملاحظہ فرمایئے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا کہ روحانی اصلاحات کے ساتھ اقتصادی تباہ حالی بھی ختم کریں۔

مختصر یہ کہ جو اقتصادی سوالات انیسویں اور بیسویں صدی کی پیداوار معلوم ہوتے ہیں رب ذوالجلال کا علم غیب ان کے حل فرمانے کے لیے ایک دستور اساسی رحمۃ للعالمین کے ذریعے نازل فرما چکا ہے۔ بس کیا اس دستور اساسی میں ان سوالات کے جوابات نہیں ہوں گے، یقیناً ہیں۔

کاش اذوق طلب کا متاع گراں مایہ ہمیں میسر ہو۔

علم و فضیلت

حافظ د. م مزاری مانچور

حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے احادیث مبارکہ مقدسہ میں علم کی بہت بڑی اہمیت و خصوصیت بیان فرمائی۔ اور اللہ کے انعامات میں سے بڑے نعمتوں میں شمار فرمایا کہ اللہ رب العالمین جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں قرآن و حدیث کی معرفت بخشتے ہیں لفظ علم کے اندر تین لفظ ہیں۔ ع۔ل۔م محققین نے لفظ میں عجیب عجیب نکتے ذکر فرمائے ایک نکتہ یہ ہے کہ ع مشتق ہے علو سے بمعنی بلندی ل مشتق ہے لطیف بمعنی باریک ہیں م مشتق ہے ملک سے یا محبت سے

یعنی جو علم کے سیکھنے میں عرق ریزی سے کوشش کرتا ہے تو بلند مرتبہ کو پہنچ جاتا ہے جیسے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اور لطیف باریک بین یعنی ہر جزوی مسئلہ کو پہچاننے والا بن جاتا ہے۔ کسی بہکانے والے کے بہکانے سے بہکتا نہیں۔ اور ہر خاص و عام کے لئے محبت کا ماوی بن جاتا ہے۔ یالمک سے یعنی علم کے سیکھنے سے اسے وہ بادشاہی حاصل ہوتی ہے جو کسی دنیوی بادشاہ کو ایسی بادشاہی نہیں مل سکتی۔

حضور نے فرمایا جو طلب و حصول علم کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو وہ اللہ کے راستے میں کام کرنے والوں میں شمار ہوگا حتیٰ کہ جب تک گھر نہ لوٹے لیکن حصول علم میں خلوص و رضائے الٰہی اور علم بالعمل شرط ہے ورنہ العلم بلا عمل کشجر بلا ثمر میں شمار ہوگا کیونکہ حضور نے فرمایا

جو علم کو اس مقصد و غرض سے طلب کرے کہ علم سیکھ کر علماء حقہ سے مقابلہ کروں یا پیچھے رہیں میں جاہل و سفہا کو شک میں ڈالنے کے لئے حاصل کرے۔ یا علم کو اس لئے حاصل کرے تاکہ لوگوں میں میری مشہوری ہو۔ لوگ میرے خادم و نوکر بن جائیں تو حضور نے فرمایا۔ ایسے آدمی کو جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھے میں ڈالا جائے گا۔ اللہ کے حکم سے۔

اور حضور نے دوسرے مقام پر فرمایا جو آدمی کسی مسئلہ کو جاننے کے باوجود پھر بھی اس مسئلہ کو چھپاتا ہے۔ تو قیامت کے دن اسے جہنم کے لگاموں میں سے لگام پہنایا جائے گا۔ ایک صحابی کا واقعہ ہے کہ انہوں نے ایک ماہ کا مکمل پیدل سفر طے کرکے مکہ میں حضور کی خدمت میں حاضری دی حضور نے دریافت فرمایا کہ کس غرض سے آئے ہو۔ اور کہاں سے آئے ہو۔ تو صحابی نے جواب دیا کہ میں فلاں ملک سے آ رہا ہوں۔ ایک مہینہ ہوگیا۔ پیدل چل کر اب میں مکہ میں پہنچا ہوں۔ ایک ماہ کے بعد اور فرمایا کہ میں صرف تشہد سیکھنے آیا ہوں۔ مجھے نہیں آتی۔ اللہ اللہ ان میں دین کے ساتھ اتنی الفت و محبت تھی کہ صرف ایک چیز اور ایک مسئلہ سیکھنے پر اتنی تکلیف برداشت کرنے کے لئے تیار تھے

بشارات اسمہٗ احمد صلی اللہ علیہ وسلم

از حضرت ... شاہ مسیح اللہ ... رحمۃ اللہ علیہ

مرسلہ: محمد اسلم ... دارون آباد

پہلی دلیل: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو فرمایا تھا۔

یَأْتِیْ مِنْ بَعْدِہِ اسْمُہٗ اَحْمَدُ!

کہ میرے بعد ایک نبی آئے گا۔ اس کا نام احمد ہوگا اور یہ ثابت ہے کہ احمد کے نام کا سوائے آنحضرت کے کوئی نبی نہیں آیا پس آخر میں تمام نبیوں کے آپ تشریف لانے والے ہوئے کیونکہ آپ کے بعد نبی کا آنا ثابت نہیں لہٰذا آپ خاتم الانبیاء والرسل ہیں۔

دوسری دلیل: ولیم میور اور لب التواریخ کا مصنف جارج عیسائی نے لکھا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے یہود و نصاریٰ ایک نبی کے منتظر تھے۔ اسی وجہ سے ملک حبشہ کا بادشاہ نجاشی آپ کا حال سن کر ایمان لایا۔ اور کہا کہ بلاشک و شبہ آپ وہی نبی ہیں جن کی عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل میں خبر دی ہے۔ اسی طرح مقوقس شاہ مصر نے آنحضرت کی نبوت کا اقرار کیا۔ اور ہرقل شاہ روم نے بھی اقرار کیا تھا۔

نیز علماء و رہبان نصاریٰ اپنی اولاد کو تعلیم و تلقین کرتے رہے حتیٰ کہ آپ کے ظہور و بعثت کا وقت بھی مقرر کرتے تھے اور بیان کرتے تھے کہ ان کا ظہور مکہ سے ہوگا اور ہجرت مدینہ کی طرف ہوگی۔ اسی لئے ان کے اسلاف مدینہ کے قریب تعمیر بنا رہے تھے کہ رسول آخرالزمان آئیں گے تو ہم ان کی مدد کریں۔ ان کے لئے حکم تھا کہ وہ اپنے ملک شام سے ہجرت کرکے ان قلعوں اور زمین میں جا بسیں۔ اور جب وہ پیغمبر ظاہر ہوا اور فاران میں حق کا اعلان ہوا۔ اور ہجرت کرکے مدینہ میں آئے۔ اور یثرب میں نزول فرمائی۔ تو اس کی نصرت و اعانت کریں۔ کیونکہ توریت کے پانچویں سفر میں نور الٰہی کو فاران سے ظاہر ہونے کی بشارت ہے۔ اور فاران نام عبرانی ہے اور وہ تین پہاڑ ہیں۔ مکہ معظمہ میں ایک ان میں سے غار ہے۔ غار حرا، جس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تنہا یاد الٰہی کرتے تھے۔ اور ابتداء وحی کی اسی جگہ سے ہوئی پس عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بعد ایک نبی کے آنے کی خبر دی۔ اور اس کا نام کا اور اس مقام پر سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی بھی نبی نہ ہوا۔ اور بعد میں تو ثابت ہی نہیں۔

تیسری دلیل: جب قرآن کریم کا دلائل عقلیہ سے منجانب اللہ ہونا ثابت ہو چکا ہے تو اس کی خبر بھی صادق ہوگی۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کا اخبار میں جھوٹا ہونا لازم آئے گا۔ اور وہ ذات کذب سے منزہ اور پاک و صاف ہے۔ سو قرآن میں آپ کی خاتمیت اور آپ کے دین کا ناسخ ختم کرنے والا ہونا تمام ادیان کے لئے صاف صاف فرمادیا ہے چنانچہ ارشاد ہے

ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

کہ اس خدا نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ خدا اس رسول کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ اور اس پر اللہ تعالیٰ گواہ ہے۔ اور وہ محمد اللہ کے رسول ہیں پس اس میں صاف ظاہر ہے کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں تب ہی تو سب ادیان پر ان کو غالب کیا گیا۔ اگر آپ کے بعد کوئی دوسرا اور رسول و نبی آئے۔ تو وہ بعض فروع میں خلاف کرے گا۔ اور یہ خلاف کرنا غلبہ کے خلاف ہے۔ تو ضروری ہوا کہ کوئی دوسرا نبی من حیث النبی آپ کے بعد نہ آئے یہی وجہ ہے کہ آخر زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نزول فرمائیں گے تو وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہو کر تشریف لائیں گے۔ پس ثابت ہوا کہ آپ خاتم الانبیاء والرسل ہیں۔ آپ ہی

کے دین پر چلنا باعث نجات ہے۔

چوتھی دلیل: انجیل میں ہے۔

اِنِّی اَطْلُبُ الْحَقَّ حَتّٰی نُجْمِعَکُمْ وَنُعْطِیَکُمْ فَارْقَلِیْطًا یَکُوْنُ مَعَکُمْ اِلَی الْاَبَدْ

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں طلب کرتا ہوں اپنے خداوند تعالیٰ سے تمہارے واسطے فارقلیط کو جو تمہارے ساتھ اخیر زمانہ تک رہے گا۔ فارقلیط لفظ سریانی ہے جس کے معنی ہیں پسندیدہ۔ واحمد و محمد کے ہے تو حاصل یہ ہوا کہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خدا سے تمہارے لئے مانگتا ہوں جو کہ آخر زمانہ تک تمہارے لئے کافی ہے پھر دوسرے احکام کی ضرورت نہ ہوگی پس اس سے بھی صاف ظاہر ہوا کہ آپ نبی آخر الزمان ہیں

پانچویں دلیل: صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میری اور میرے انبیاء کی مثال ایک ایسے محل کی ہے جو مکمل تو ہوگیا ہے لیکن اس میں ایک اینٹ کی کمی تھی، پھر اس کے گرد دیکھنے والے پھرنے لگے اور وہ اس دیوار کی خوبی سے تعجب کرتے تھے مگر اس اینٹ کی جگہ خالی تھی۔ سو میں نے اس اینٹ کی جگہ پُر کی۔ میرے ساتھ دیوار مکمل ہوگئی اور میرے ساتھ رسول ختم کئے گئے اور فرمایا کہ وہ اینٹ میں ہوں۔ اور میں ہی نبیوں کا سلسلہ ختم کرنے والا ہوں پس ثابت ہوا کہ آپ نبی آخر الزمان ہیں۔

چھٹی دلیل: قرآن کریم میں جس کا منزل من اللہ ہونا ثابت ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد صرف صریح موجود ہے۔

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ

کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور سب نبیوں کے مہر کرنے والے ہیں کہ ان پر نبوت ختم ہوگئی۔ ان کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔ اور یہ ثابت ہے کہ محمد سوائے حضور کے اور کسی کا نام نہیں پس اس سے بھی معلوم ہوا کہ آپ ہی نبی آخر الزمان ہیں۔

بکھرے موتی

مولانا منظور احمد الحسینی

انسان کے لئے علم کے نتائج میں سے خشیت الٰہی اور جہل کے نتائج میں سے اپنے عمل پر غرور کافی ہے اور طمع کرنا انسان کو بدکرداریوں پر آمادہ کرتی ہے

(ابراہیم بن یزید تیمیؒ)

انسان چالیس سال تک جس سیرت پر قائم رہے پھر وہ بدل نہیں سکتی ایمان کے بعد سب سے بڑی دولت تکلیفوں پر صبر کی عطا کی گئی ہے۔

(ابراہیم نخعیؒ)

لوگوں کے لئے غائبانہ دعا کرنا ان کی ملاقات سے بہتر ہے کیونکہ اس میں کبھی نمائش اور ریا پیدا ہو جاتا ہے۔

(اویس قرنیؒ)

جو وسوسے ایسے ہیں کہ پیدا ہوتے ہیں اور نکل جاتے ہیں وہ شیطان کی جانب سے ہیں ان کے ازالہ میں ذکر اللہ اور تلاوت قرآن سے مدد لینی چاہئے۔ اور جو پیدا ہو کر قائم ہو جاتے ہیں وہ نفس کی جانب سے ہیں۔ ان کے دور کرنے نماز روزہ اور ریاضت سے مدد لینی چاہیئے۔

(حضرت حسن بصریؒ)

کوئی شریف کوئی عالم اور کوئی باکمال ایسا نہیں ہے جس میں کوئی نہ کوئی عیب نہ ہو لیکن ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے عیوب بیان نہ کرنے چاہئیں اور وہ ہیں جن کی بھلائیاں ان کی خامیوں سے زیادہ ہوں۔ ان کی خامیوں سے ان بھلائیوں کی وجہ سے درگزر کرنا چاہیئے۔

(حضرت سعید بن مسیبؒ)

جو شخص اس مجلس میں بیٹھتا ہے جس میں خدا کا ذکر ہوتا ہے تو خدا اس مجلس کو دس باطل مجلسوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔ (حضرت عطاء بن ابی رباحؒ)

مجھے اس مغرور اور فخر کرنے والے پر تعجب آتا ہے جو کل ایک حقیر نطفہ تھا اور کل مردار ہو جائے گا۔ اور اس شخص پر حیرت ہوتی ہے جو خدا کی ہستی میں شک کرتا ہے حالانکہ خود اس کی پیدائش اس کے سامنے ہے اور اس شخص پر تعجب آتا ہے جو قیامت کے دن دوبارہ پیدائش کا انکار کرتا ہے۔ جبکہ پہلی تخلیق اس کے سامنے ہے اور اس شخص پر تعجب آتا ہے جو ایک فانی مقام کے لئے عمل کرتا ہے اور بقاء کو چھوڑ دیتا ہے۔

(حضرت زین العابدینؒ)

اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو بھلائی کی توفیق دیتا ہے تو اس میں تین خصلتیں پیدا کر دیتا ہے دین میں سمجھ، دنیا سے بے رغبتی اور عیب پوشی۔

(محمد بن کعب القرظیؒ)

اگر کسی بچہ میں دو وصف موجود ہیں تو اس سے رشد و صلاح کی توقع ہے ایک حیا دوسرے خوف۔

(وہب بن منبہؒ)

تصنع اور تکلیف کرنے والوں کی تین علامتیں ہیں

(۱) جو اس سے اونچے ہوتے ہیں۔ ان کا ہر چیز میں وہ مقابلہ کرتا ہے۔

(۲) اور جو چیز اسے معلوم نہیں ہوتی اس کے بارے میں وہ اپنی معلومات کا اظہار کرتا ہے۔ اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے اُسے فطرۃً دی نہیں یا وہ پا نہیں سکتا اس کے حصول کی کوشش کرتا ہے۔

منافق کی شناخت کی تین صورتیں ہیں جب وہ تنہا ہوتا ہے تو کسل مند ہوتا ہے اور جب اس کے یہاں کوئی جاتا ہے تو نشاط اور چستی کا اظہار کرتا ہے اور ہر دم یہ

تعریف کا خواہاں ہوتا ہے۔

حاسد کے پہچاننے کی تین صورتیں ہیں جن سے وہ حسد کرتا ہے جب وہ غائب ہوتا ہے تو اس کی غیبت کرتا ہے اور جب وہ سامنے موجود ہوتا ہے تو اس کی خوشامد کرتا ہے اور مصیبت کے وقت گالی دیتا ہے۔

فضول خرچ کی تین عادتیں ہوتی ہیں وہ اس چیز کو خریدتا ہے جو اس کے لائق اور اس کے لیے مفید نہیں کھانا وہ کھاتا ہے جو اس کے لئے نہیں ہے۔ کپڑے وہ پہنتا ہے جو اس کے لیے نہیں ہیں یعنی ہر کام میں اپنا معیار بلند کرتا ہے۔

(حضرت وہب بن منبہ رح)

گفتگو میں سختی و درشتی ہو اور نہ آواز بلند ہو بلکہ قناعت و وقار پیش نظر رہے، لہو و لعب سے پرہیز کرو لوگوں کے راز کو افشاء نہ کرو، جو تم سے مشورہ کرے، تو اپنی معلومات کے بقدر بتلانے میں کوتاہی نہ کرو، اس سے اللہ کا تقرب حاصل ہوگا۔ اپنے ہمسایہ کی کوئی برائی دیکھو تو پردہ پوشی کرو، اس لیے کہ یہ امانت ہے، بخل سے پرہیز کرو، حریص نہ بنو، اور نہ کبھی جھوٹ بولو، بازاری لوگوں کی صحبت اختیار نہ کرو۔

(امام ابو یوسف رح)

دنیا میں انسان عمر کی جتنی گھڑیاں گزار رہا ہے وہ سب اس کے سامنے ترتیب سے پیش کی جائیں گی تو زندگی کی جو ساعت اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت میں گزری ہے اس پر نفس کو سخت افسوس ہوگا۔

(امام اوزاعی رح)

جو واعظ خدا کی رضا کے لیے واعظ نہیں کہتا اس کی باتیں دل سے اس طرح نکل جاتی ہیں جس طرح پتھر کے اوپر سے پانی۔ فرمایا مومن کم بات کرتا ہے اور عمل زیادہ اور منافق عمل کم کرتا ہے۔ اور بات زیادہ۔

(امام اوزاعی رح)

میں نے علم لوگوں کے فائدہ کے لیے حاصل کیا ہے۔

(نہ کہ اپنی ذات کے لیے)

(امام ابن جریج رح)

اگر میرا دن کم عقلوں کی طرح اور میری رات جاہلوں کی طرح غفلت میں گزرے تو پھر میں نے جو علم حاصل کیا ہے وہ بے فائدہ ہے۔

(حضرت سفیان بن عیینہ رح)

جو شخص علم اس لیے حاصل کرتا ہے کہ اس سے لوگوں کو نفع پہنچے اس کا درجہ خدا کے درمیان رہتا ہے۔ جو کسی ایسے غلام کا آقا کے یہاں ہوتا ہے جو وہی کام کرتا ہے جس سے آقا خوش ہو۔

(حضرت سفیان بن عیینہ رح)

میں کسی چیز کے تلاش کرنے میں تھکا نہیں بجز ایسے دوست کی تلاش میں جو صرف اللہ کے لیے محبت کرتا ہو۔

(عبداللہ بن مبارک رح)

کسی آدمی کے محاسن اور معائب کا اندازہ اس کی کمیت سے کرنا چاہیئے یعنی اگر کسی کے اندر محاسن زیادہ ہیں تو اس کے معائب کو سامنے نہ لانا چاہیئے اور اگر کم ہیں معائب زیادہ ہیں تو محاسن کا کوئی شمار نہیں۔

(حضرت عبداللہ بن مبارک رح)

عقل کے اعتبار سے لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں جن کی عقل ان کے ساتھ رہتی ہے اور کچھ لوگوں کا حال یہ ہے کہ ان کی عقل ہمیشہ ان سے دور رہتی ہے اور بعض لوگ عقل سے بالکل کورے ہوتے ہیں جن میں پہلے گروہ کا یہ حال ہوتا ہے کہ وہ بات کرنے ہی سے پہلے سوچ لیتے ہیں کہ ان کو کیا کہنا ہے۔

(امام شعبہ رح)

جب آدمی اپنے سے زیادہ صاحب فضل و کمال سے ملے تو اس کی صحبت کو غنیمت سمجھے اگر اپنے برابر سے ملے تو اس سے استفادہ اور مذاکرہ کی کوشش کرے اور اگر اپنے سے کم تر آدمی سے ملے تو اس کے ساتھ تواضع سے پیش آئے۔ اور اس کو اپنے علم و فضل سے فائدہ پہنچائے۔

(امام عبدالرحمٰن بن مہدی رح)

اے اللہ جانوروں کو جب چرواہا ڈانٹتا ہے تو اس ڈانٹ کا اثر ان پر پڑتا ہے اور فوراً وہ اپنی خواہش سے باز آجاتے ہیں لیکن میں تیری کتاب کی ہدایتوں اور وعدہ کا اپنی خواہش نفس پر کوئی اثر نہیں دیکھتا۔

(سفیان ثوری رح)

جب کوئی خدا کی نافرمانی کر بیٹھتا ہوں تو میں اپنے گدھے اپنے خادم اور اپنی بیوی میں اس کا اثر محسوس کرتا ہوں یعنی یہ سب میرے نافرمان ہو جاتے ہیں۔

(فضیل بن عیاض رح)

اپنے ہم نشینوں سے ملاطفت اور حسن خلق کا برتاؤ کرنا رات بھر نفل نماز پڑھنے اور دن بھر نفلی روزہ رکھنے سے زیادہ ثواب ہے۔

(فضیل بن عیاض رح)

اخیر زمانہ میں قوموں اور قبیلوں کے سردار منافق قسم کے لوگ ہو جائیں گے تو اس وقت ان سے بچنے کی ضرورت ہے اس لیے کہ یہ ایسا مرض ہیں کہ ان کی کوئی دوا نہیں ہے لوگوں سے دور بھاگو مگر جماعت ترک نہ ہونے پائے۔ یہ زمانہ خوشی کا نہیں بلکہ رنج و غم کا ہے۔

(حضرت فضیل بن عیاض رح)

کلمہ طیبہ کا بیج لگانے پر ۲ قادیانیوں کو (۲) سال قید اور ۱۰ ہزار روپے جرمانے کی سزا

چنیوٹ کے سٹی مجسٹریٹ رانا فاروق احمد خاں نے کلمہ طیبہ کے بیج لگانے کی جرم میں ۲ قادیانیوں محمود احمد و محمد نواز سکنہ کوٹ مومن ضلع سرگودھا کو دو دو سال قید سخت اور ۵، ۵ ہزار روپے جرمانہ کی سزا کا حکم سنایا ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مجرموں کو ۳، ۳ ماہ قید سخت کی سزا مزید بھگتنا پڑے گی استغاثہ کے وکیل ملک رب نواز نے استغاثہ کا موقف پیش کیا۔

آپ کا خط ملا
جواب حاضر ہے
محمد حنیف کے قلم سے

عبدالرحمٰن عثمانی پنگریو بدین سے تحریر فرماتے ہیں:

رسالہ ختم نبوت نے ہم مسلمانوں کی آنکھوں سے پردہ کو دور کر دیا ہے، اب غیور مسلمان بیدار ہو چکے ہیں۔

جناب عالی: اخبار جنگ ۱۹ محرم الحرام، ۱۳ ستمبر کو مرتد و زندیقیہ جماعت احمقیہ کی بکواس و جلوس کا ذکر لکھا گیا ہے۔ جماعت احمقیہ کی ۱۰۰ سالہ تاریخ شاہد ہے کہ امن پسند جماعت ہے، سب سے پہلے تاریخ گواہی دیتی ہے کہ یہ شرپسند جماعت ہے۔ مولانا اسلم قریشی کی قاتل یہی جماعت ہے۔ کیا قتل کرنا امن پسندی ہے۔ (۲) ساہیوال کے دو پروانوں کا قتل یہ بھی امن پسندی کی علامت ہے۔ (۳) سکھر کی مسجد میں بم پھینک کر کتنے مسلمان زخمی کیے۔ کیا بم بھی امن پسند جماعت استعمال کرتی ہے۔ (۴) ربوہ میں طلبا کو شہید و زخمی کرنے والی کونسی جماعت ہے یہی جماعت تو ہے، کیا یہ بھی امن پسندی کی علامت ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ان کا باپ اپنے آقاؤں، انگریزوں کی وفاداری میں ہی جہنم رسید ہو جائے، اس کی اولاد بھی تو وہی ہے وہ بھی مسلمانوں میں تخریب کر کے ہی اپنے آقا کو خوش کرتی ہے، تخریب کے علاوہ اس کا آقا کیسے خوش ہوگا ظاہر ہے کہ ان کے اندر کا آقا انگریز کی وفاداری کرنا دینی فرض ہے اور یہ ضرور تخریب کے ذریعے خوش کریں گے۔

جناب عالی: اس مرتد جماعت نے اسلامی نظام مردہ باد کے نعرے لگا کر ہی اپنے اسلام دشمن اور تخریب کار ہونے کا واضح ثبوت دیا ہے، آپ غیور مسلمانوں کا پیغام ارباب اقتدار تک پہنچا دیں کہ ان کے اس جلوس اور نعروں کا سختی سے نوٹس لے نہیں تو غیور مسلمان خود ہی نوٹس لیں گے۔

پشاور سے جناب خان محمد صاحب تحریر فرماتے ہیں

ہفت روزہ ختم نبوۃ لائبریری ٹیلی فون ٹریننگ سنٹر پشاور میں پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی اور معلومات ملیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ یہ رسالہ ترقی کی اور منازل طے کرے۔ آمین

ایک بات جو کہ میرے ذہن میں آئی ہے کہ مرزا کی اور اس کے جانشینوں کی تصاویر بھی ہر رسالے میں شائع فرمایا کریں۔ تاکہ لوگ ان مکروہ چہروں سے بھی باخبر ہوں، اور یہ دلچسپی کا باعث ہوگی۔ اس کے علاوہ ایسے بھائی جو کہ قادیانیت چھوڑ چکے اُن کے انٹرویو بھی شائع فرمائیں۔

خان محمد پشاور

برادرم خان محمد صاحب! رسالہ کو دیکھ کر آپ نے جن خیالات کا اظہار فرمایا اس کے شکریہ، جاندار کی تصویر اسلام میں حرام ہیں اس لیے ہم تصویر شائع نہیں کر سکتے۔ البتہ مرزا قادیانی، اس کے جانشینوں اور قادیانیوں کے کردار کی تصویر ہم شائع کر رہے ہیں وہ ہر رسالہ میں ہی شائع ہوتی ہے۔ وقتاً فوقتاً قادیانیت سے تائب ہونے والوں کے خیالات ہم شائع کرتے رہتے ہیں۔

بہاولنگر سے مولنا محمد انور خطیب مدنیہ مسجد اور مولنا محمد سعید نظام پورہ سے لکھتے ہیں

بہاول نگر میں ختم نبوت کی تحریک چلی مسلمانوں کو فتح ہوئی مرزائی ذلیل و رسوا ہوئے اس کے بعد ہم نے آپ کے رسالے کا مسلسل ہر ہفتے مطالعہ شروع کیا جوں جوں پڑھتے گئے علم میں اضافہ ہوتا گیا اب ہم الحمدللہ مرزائیوں کے خلاف مناظر بن گئے ہیں۔ مرزائیوں کی تخریب کاریوں کا مکمل علم ہو گیا۔ بہاول نگر میں شیزان کا بائیکاٹ جاری ہے۔ یہ بھی سہرا آپ کے رسالے کے سر پہ ہے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ رسالہ ختم نبوت کو دن دگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں ہے کہ جب مرزائیت کا نام و شان تک مٹ جائے گا۔

محترم مولنا محمد انور صاحب اور مولانا محمد سعید صاحب!

آپ رسالہ پڑھ کر مناظر ہو گئے یقین جانئے ہمیں اس سے بہت خوشی ہوئی۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ رسالہ کا ہر قاری مناظر بن جائے۔ ماشاء اللہ بہاول نگر میں رسالہ بہت بڑی تعداد میں جا رہا ہے کوشش کریں کہ ہر دیہات اور ہر چک میں اس کی ایجنسیاں قائم ہوں۔

محمد صابر مجاہد کراچی گولیمار سے لکھتے ہیں

بندہ ناچیز باقاعدگی کے ساتھ رسالہ ختم نبوت پڑھتا ہے کافی عرصہ سے سوچ رہے تھے کہ خط تحریر کروں۔ لکھنے کا طریقہ نہیں آتا۔ لیکن دل میں خلش تھی جس کو دور کرنا ضروری ہے کہ اس میں مسلمان بھائیوں کا بھلا ہوگا۔ گزارش یہ ہے کہ میں جی ٹی ایس مانسہرہ ہزارہ میں بحیثیت ڈرائیور کام کرتا تھا۔ اور وہاں پر ہمارا ڈیوٹی ڈرائیور مرزائی تھا ہم لوگ ناسمجھی کی وجہ سے اس کے ساتھ کھاتے پیتے تھے۔ اللہ پاک معاف فرمائے اب تقریباً چھ سال ہو گئے ہیں میں نے نوکری وہاں سے چھوڑ دی ہے۔ اور کراچی میں ڈرائیوری کرتا ہوں لیکن رسالہ پڑھنے کے بعد میرے دل میں خیال آیا ہے کہ اب بھی میرے مسلمان بھائی اس کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے ہیں۔ کیونکہ ڈرائیوروں، کنڈیکٹروں کی ڈیوٹیاں وہی لگاتا ہے آپ سے گزارش ہے کہ اس معاملے پر قلم اٹھائیں تاکہ ہمارے جو بھائی اب بھی اس کے ساتھ کھاتے پیتے ہیں۔ وہ راہ راست

پڑ جائیں۔ کیونکہ لاعلمی کی وجہ سے کافی بھائیوں کو ان مسئلوں کے بارے میں معلومات نہیں ہوتی۔ ہمارا گاؤں بھیر کنڈ ہے لیکن آج تک کسی مجاہد کا نام رسالہ میں نہیں دیکھا جس سے بڑا افسوس ہوتا ہے کیونکہ ہم کافی عرصہ سے رسالہ پڑھتے ہیں۔ اس رسالہ کی وجہ سے مرزائیوں کے بارے میں معلومات ہوتی رہتی ہیں۔

محمد صابر مجاہد صاحب! اچھا کیا آپ نے ہمیں متوجہ کر دیا۔ ہم نے جی ٹی ایس اور مانسہرہ کے عوام کی توجہ مبذول کرانے کے لیے آپ کا خط شائع کر دیا ہے اگر وہ دوست اور مانسہرہ کے عوام اس خط کو پڑھیں تو وہ سچے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مظاہرہ کرتے ہوئے جی ٹی ایس کے اس ڈرائیور سے قطع تعلق کر لیں جب ہم اپنے ماں باپ کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتے تو اپنے پیارے نبیؐ کے گستاخوں سے تعلقات کیوں رکھیں؛

ایم ایس اشرف لندن کے خط کا جواب آخری قسط

______ محترم اشرف صاحب ترجمہ پڑھیے اور اس جملہ پر غور کیجئے کہ "اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس حالت پر رکھنا نہیں چاہتے جس پر تم اب ہو" ______ "تم اب ہو" کا لفظ کیا یہ نہیں بتلا رہا کہ یہ اس وقت سے متعلق ہے؟ اس کے پہلے حصے میں مؤمن مسلمانوں کی دل جوئی کی گئی اور دوسرے حصے میں منافقین کو خطاب کیا گیا۔ اور انہیں کہا گیا: پس اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آؤ اور پرہیز رکھو تو پھر تم کو اجر عظیم ملے ______ کیوں جی! اگر اس کے مخاطب مسلمان ہیں تو ان کا تو پہلے ہی ایمان ہے پھر انہیں ایمان لانے کے لئے کیوں کہا جا رہا ہے؟ اس سے یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ اس وقت منافقوں میں مسلمان بھی گھسے ہوئے تھے۔ جیسا کہ اسی سورت کے رکوع ۱۲ میں ہے وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا الخ ترجمہ:۔ یہ لوگ جب تم سے ملتے ہیں کہہ دیتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب الگ ہوتے ہیں تو تم پر اپنی انگلیاں کاٹ کاٹ کر کھاتے ہیں مارے غیظ کے۔ آپ کہہ دیجئے کہ تم مر رہو اپنے غصہ میں، بیشک اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں دلوں کی باتوں کو ______

وہ منافق چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اترنے والی وحی اور امور غیبیہ کا انکار کرتے تھے اس لئے اس آیت کے پہلے حصے میں مسلمانوں کی دلجوئی کی گئی کہ یہ منافق جو مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے ہیں، ان کی یہ سازشیں ایک دن ختم ہوں گی اور دوسرے حصے میں منافقوں کو کہا گیا کہ تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ تم ٹھیک ہو جاؤ اور رسولوں پر اترنے والی وحی اور امور غیبیہ پر ایمان لے آؤ۔ اسی میں تمہارے لئے اجر عظیم ہے۔

الغرض اس آیت میں توحید اور شرک کفر اور اسلام، ایمان اور نفاق کی تمیز کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ آیت غزوۂ احد کے بارے میں نازل ہوئی۔ اس آیت کے سیاق وسباق میں بھی جہاد ہی کا ذکر ہے۔ اس وقت تک منافق لوگ گھل مل کر رہتے تھے، اس کے بعد خدا نے خبیث (نفاق) اور طیب (اسلام) میں تمیز فرما دی یہاں تک کہ جب منافقوں نے مسجد ضرار بنائی تو خدا کے حکم سے اسے جلا دیا گیا، اس طرح مؤمن اور منافق کی تمیز ہو گئی۔

محترم اشرف صاحب! ذرا تعصب کی عینک اتاریئے اور ٹھنڈے دل و دماغ سے اس بات پر غور کیجئے کہ خدا نے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا فرما کر دین کو کامل کر دیا اور نعمت نبوت کا اتمام کر دیا اور پھر ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا کہ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ کہ میرے نزدیک پسندیدہ دین صرف اسلام ہے تو بتائیے وہ کون سی کمی رہ گئی تھی کہ جو امام الانبیاء، فخر کون و مکاں، نور دو عالم خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر آپ کے پاکباز صحابہؓ سے بھی پوری نہ ہو سکی (العیاذ باللہ) کہ وہ کمی سیالکوٹ کی کچہری میں پندرہ روپے ماہوار کے ایک سرکاری ملازم بلکہ گھٹیا درجے کے ایک نقل نویس نے آ کر پوری کی ______

آپ نے کہا کہ "رُسُلُ" جمع ہے۔ لہٰذا اس میں آنے والے رسولوں کا ذکر ہے۔ اوّل تو اس میں حضرت آدم سے لے کر آنحضرتؐ تک تمام انبیا کی نبوت کو قبول کرنے اور انہیں برحق ماننے کا ذکر ہے۔ لیکن اگر آپ کی بات مان لیں کہ "رُسُل" جمع ہے تو آپ پھنس جاتے ہیں کیونکہ مرزا قادیانی واحد ہے اور یہاں جمع ہے۔ کیا (العیاذ باللہ) پندرہ سو سال میں صرف ایک ہی شخص اس قابل تھا کہ اسے منصب رسالت سونپا گیا۔ کیا یہ اصول آپ نہیں جانتے کہ جمع کا اطلاق کم از کم تین پر ہوتا ہے تو پھر یہ ایک کیسا۔ دوسرے اگر آپ یہ کہیں کہ آئندہ آ سکتا ہے تو یہ بھی غلط ہے، اس لئے کہ (آپ کے نظریہ کے مطابق) پاک اور ناپاک میں تمیز مرزا نے کر دی تو وہ اب کیا کرنے آئیگا!

اشرف صاحب! آپ کا پہلا خط اور یہ خط پڑھنے سے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ آپ قرآن پاک پڑھتے تو ضرور ہیں لیکن وہ اس لئے نہیں پڑھتے کہ نور ایمان میسر آئے بلکہ اس لئے پڑھتے ہیں کہ کس طرح مرزا قادیانی کی نبوت ثابت ہو جائے ______ محترم! یہ آپ کے بس کا روگ نہیں۔ خدا جس کو قدم قدم پر جھوٹا ثابت کرتا ہے اسے دنیا کی کوئی طاقت سچا ثابت نہیں کر سکتی۔ مرزا قادیانی جھوٹا تھا ______ جھوٹا ہی رہے گا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو نور بصیرت عطا فرمائے اور آخری نبی بلکہ نبیوں کے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک دامن سے وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صوفہ سیٹ • کار • ٹریکٹر • موٹرسائیکل کے معیاری پوشش کیلئے
العتیق پوشش ہاؤس
پروپرائٹر: محمد خلیق چوہان
بالمقابل نیو خان ٹرانسپورٹ کمپنی
کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ

افکار قارئین ختم نبوۃ

بجوری پکڑی گئی، قرآن کریم میں تحریف،

مولانا عبد الرحیم شکر گڑھ

پاکستان کے قیام کے فوراً بعد ایک طے شدہ سازش کے تحت پنجاب کے انگریز گورنر سر فرانسس موڈی نے ربوہ (ا گاؤں کا اصل نام ڈگیاں ہے) کی یہ زمین ڈیڑھ آنے فی مرلہ کے حساب سے قادیانیوں کو ۹۰ سال کی لیز پر الاٹ کر دی اس طرح قادیانی ایک روپیہ چودہ آنے فی کنال رقبہ کی قیمت ادا کر کے قابض ہو گئے :-

مرزائی ٹولہ انگریزوں کے خود کاشتہ پودا نے سوچی سمجھی سکیم کے تحت اس جگہ کا نام ربوہ رکھا تھا جو قادیانیوں کا پاکستان میں ہیڈ کوارٹر ہے۔ مرزائیوں کے ہیڈ کوارٹر کا نام ربوہ قرآن کریم کے ساتھ ایک بھونڈا مذاق اور تحریف قرآن کی زبردست خطرناک سازش ہے۔ ذریت مرزائیہ نے اپنی جعلی نبوت و مہدیت کو مختلف انداز سے سہارا دینے کے لئے جو طریقے اختیار کئے ہیں :- ان میں سے ایک یہ بھی تھا۔ کہ اس بستی کا نام ربوہ رکھا گیا۔ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ حضرت مریم صدیقہ سلام اللہ علیہا کی ہجرت کا ذکر ہے

وجعلنا ابن مریم وامہ
آیۃ واوینٰھما الیٰ ربوۃٍ ذات قرارٍ ومعین

اور بنایا ہم نے مریم کے بیٹے اور اس کی ماں کو ایک نشانی اور ان کو ٹھکانہ دیا ایک ٹیلہ پر۔ جہاں ٹھہرنے کا موقع تھا :- اور ستھرا پانی ۵۰ :- سورۃ المومنون ترجمہ :- شیخ الہندؒ :-

مریم صدیقہ اور ابن مریم کو اللہ تعالیٰ نے ربوہ یعنی ایک اونچی بلند، جگہ جو قرار والی اور چشمہ والی تھی پناہ دی۔ قادیانیوں نے مرزا غلام قادیانی کو مسیح موعود ثابت کرنے کے لئے قرآن مجید سے اس نام کی بجوری کی ہے حالانکہ قرآن مجید میں ربوہ دنیا میں کسی شہر کا نام نہیں۔ یہ قرآنی الفاظ کے پردہ میں تحریف قرآن کریم کی ایک خطرناک سازش ہے، لہذا قرآن کی تحریف کے جرم میں دفعہ B / ۲۹۵ کی تحت حکومت پاکستان کو قادیانیوں پر مقدمہ چلانا چاہیے اور آئندہ آنے والی نسل کو اس دجل فریب سے بچانے کے لئے ربوہ کا نام۔ سرکاری طور پہ تبدیل کر کے مجاہد ختم نبوت خلیفہ اول خلیفہ راشد برحق کے نام پر "صدیق آباد" رکھا جائے :-

یہ ہے ختم نبوت کیلئے کام کرنے کی برکت

حکیم حبیب الرحمٰن ریاض آباد کالونی —— دھنوٹ

رسالہ ختم نبوت آج کے اس پُرفتن دور میں قادیانیت کے مکروہ چہرے اٹھتے ناپاک عزائم سے پردہ اٹھا رہا ہے، جس کے پڑھنے سے قارئین کو معلومات حاصل ہوتی ہیں اور وہ قادیانیوں کے ناپاک عزائم سے باخبر ہو کر اُن کے خلاف سرکف ہو جاتے۔ ایسی ہی مثال میرے شہر (دھنوٹ) کی ہے، اس جگہ عالمی مجلس کا قیام بھی رسالہ ختم نبوت پڑھنے کی وجہ سے ہوا، یہاں دھنوٹ میں عالمی مجلس کے قیام سے قبل ایک قادیانی ان ٹرینڈ ڈسپنسر دھنوٹ میں قیام پذیر تھا، اور وہ اپنی قادیانی تبلیغ میں بھی مصروف عمل تھا مگر اس کی شرانگیز شرارتوں کے خلاف کبھی کسی نے بھی مزاحمت نہ کی، ایک دوسرا قادیانی یہاں ایک گورنمنٹ کے محکمے میں سپروائزر تھا بالآخر قاضی صاحب نے رسالہ ختم نبوت کی ایجنسی لی، لوگوں نے پڑھا، قادیانی عقائد سے باخبر ہوئے، عالم مجلس کا قیام عمل میں لایا گیا اور لوگ اس قادیانی کی شرانگیز حرکتوں کے خلاف سرکف ہو گئے، سپروائزر قادیانی تو تبادلہ کرا کر یہاں سے نکل گیا، ان ٹرینڈ ڈسپنسر ابھی یہیں موجود ہے خدا اسے ہدایت دے آمین :-

یہاں میں ایک واقعہ درج کرتا ہوں، مناسب سمجھیں تو رسالہ ختم نبوت میں شائع کر دیں،

میرے علاقہ میں اسی ان ٹرینڈ ڈسپنسر قادیانی نے اپنا لٹریچر تقسیم کیا، جسکی اطلاع عالمی مجلس کے دفتر دھنوٹ پہنچی، تو ناظم اعلیٰ قاضی محمد عبد المالک فاروقی ایک وفد کے ساتھ قادیانی کی اس شرارت کے انسداد کیلئے، ڈی ایس، پی صاحب لودھراں سے ملے اور انہیں اس مسئلہ سے آگاہ کیا، تحریری طور پہ ایک درخواست پیش کی کافی رات بیت گئی اور قاضی صاحب تھانہ نہ جا سکے، دوسرے دن کورٹ میں قاضی صاحب کی تاریخ تھی، جس میں ان کا جانا ازحد ضروری تھا، دوستوں نے مشورہ بھی دیا آپ کورٹ چلے جائیں، واپسی پر تھانے چلیں گے، قاضی صاحب نے کہا جا فیصلہ دجاتی ہے تو چلنے دو میں تو اس قادیانی غنڈے کی شرارت کے انسداد کی ہی کوشش کروں گا، مختصر یہ کہ کورٹ نہ گئے سارا دن ختم نبوت کے سلسلہ میں ہی کام کرتے رہے، جب شام کو واپس گھر آئے تو انہیں اطلاع ملی کہ کیس کا فیصلہ آپ کے حق میں ہو گیا ہے، قاضی صاحب نے کہا کہ میں نے سارا دن ختم نبوت کے تحفظ کیلئے کام کیا، اور اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کی برکت سے مجھے سرخرو فرمایا، جب کہ مخالف فریق ایک بہت بااثر شخص تھا، اسکے اپنے لئے مکمل طور پر فضا سازگار کر رکھی تھی، یہ ہے ختم نبوت کے لئے کام کرنے کی برکت "

میاں مٹھو!

وہ اپنے منہ میاں مٹھو بنے لیکن ہاں صورت
مکاں کو رہنے والا لامکانی ہو نہیں سکتا!

ثریا انجم ہائی سکول مانسہرہ

یاں تو مہدی بھی ہو۔ عیسیٰ بھی ہو۔ مسلمان بھی ہو!
تم سبھی کچھ ہو تو بتاؤ مسلمان بھی ہو!

دنیا میں بہت سے گمراہ فرقے پیدا ہوئے لیکن مرزائی فرقہ ایک عجیب ہے۔ اس کے دعوے اور عقیدے کا پتہ آج تک خود مرزائیوں کو بھی نہیں لگا۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے خود اپنے وجود کو دنیا کے سامنے ایک لاینحل معمے کی شکل میں پیش کیا۔ اور ایسے متضاد دعوے کئے کہ خود اس کی ذریت بھی مصیبت میں ہے کہ ہم اپنے گرو کو کیا کہیں کوئی مرزا کو مستقل صاحب شریعت نبی کہتا ہے۔ کوئی غیر تشریعی کہتا ہے۔ اور کوئی مسیح موعود مہدی مانتا ہے مرزا قادیانی نے اپنی تصانیف میں جو کچھ اپنے متعلق لکھا ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے یہ متعین کرنا بھی مشکل ہے کہ مرزا انسان ہے یا پتھر، مرد ہے یا عورت، مسلمان ہے یا ہندو۔ جیسا کہ مرزا کے دعووں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرزا کے دعاوی خود اس کی تصانیف سے اختصار کے ساتھ بحوالہ صفحات نقل ہیں۔

مبلغ اسلام اور مصلح ہونے کا دعویٰ

یہ عاجز مولف براہین احمدیہ قادر مطلق خلق شادہ کی طرف سے مامور ہوا ہے کہ بنی اسرائیلی مسیح کے طرز پر کمال تواضع سے اصلاح خلق کے لئے کوشش کرے۔

(خط مندرجہ مقدمہ براہین احمدیہ صفحہ ۸۳)

مجدد ہونے کا دعویٰ

اب بتلاویں اگر یہ عاجز حق پر نہیں۔ تو پھر وہ کون آیا جس نے اس چودھویں صدی کے سر پر مجدد ہونے کا ایسا دعویٰ کیا جیسا کہ اس عاجز نے کیا۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۴)

امام زماں ہونے کا دعویٰ

میں لوگوں کے لئے تجھے امام بناؤں گا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۹، ضرورت امام صفحہ ۲۴)

خدا کا جانشین ہونے کا دعویٰ

میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اپنا جانشین بناؤں تو میں نے آدم کو پیدا کیا یعنی تجھے پیدا کیا۔ (کتاب البریہ صفحہ ۹۶)

مہدی ہونے کا دعویٰ

اشتہار معیار الاخیار نومبر دسمبر ۱۹۰۲ء نبی ہونے کا دعویٰ

اور چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا۔ وہ میں ہوں اس لئے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی۔ (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ از ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۶۷)

رسول ہونے کا دعویٰ

سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا (دافع البلاء صفحہ ۱۱) حق یہ ہے کہ خدا کی وہ پاک وحی جو میرے اوپر نازل ہوئی ہے۔ اس میں لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں۔ نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ (براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸)

قطعی ہونے کا دعویٰ

میں خدا کے ۲۳ برس کی متواتر وحی کو کیسے رد کر سکتا ہوں۔ میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰، انجام آتھم صفحہ ۶۲)

آدمؑ ہونے کا دعویٰ

خدا تعالیٰ نے ان کو اس کلام میں آدم علیہ السلام قرار دیا ہے۔ (اربعین نمبر ۳، صفحہ ۳۴)

عیسیٰ ابن مریمؑ ہونے کا دعویٰ

اس خدا کی تعریف جس نے مسیح ابن مریم بنایا۔ (حاشیہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۲، اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۴)

میکائیلؑ ہونے کا دعویٰ

اور دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے۔ حاشیہ اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۵ عبرانی زبان میں لفظی معنی میکائیل کے خدا کے مانند ہیں یہ دعویٰ خدا کے مثیل ہونے کا ہے۔

(حاشیہ اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۵)

اپنے بیٹے کے خدا کے مثیل ہونے کا دعویٰ

انا نبشرک بغلام مظهر الحق والعلیٰ کان اللّٰہ نزل من السماء (صفحہ ۹۵)

خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ

انت منی بمنزلۃ اولادی آہ ان کی تفسیر کتاب (البریہ صفحہ ۸۴) پر خود کرتا ہے کہ خدا تیرے اندر اتر آیا۔

بیت اللّٰہ ہونے کا دعویٰ

خدا نے اپنے الہام میں میرا نام بیت اللّٰہ بھی رکھا ہے (حاشیہ اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۵)

کرشن ہونے کا دعویٰ

آریہ قوم کے ظہور کا ان دنوں انتظار کرتے ہیں۔ وہ کرشن میں ہی ہوں۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۵)

(نوٹ)۔ اگر کوئی مرزائی یہ ثابت کر دے کہ یہ عبارات مرزا قادیانی کی نہیں تو میں مرزائیوں کے عقیدہ کے خلاف بولنا ترک کر دوں گا۔ (نظریات میں ادل بدل ہو سکتی ہے۔)

مسلمانوں کی کل تعداد

منظور احمد ننکانہ

دنیا کے ایک سو پچاس ۱۵۰ ملکوں میں مسلم ممالک کی تعداد ۴۱ ہے۔ یعنی ایک چوتھائی سے زیادہ، اس وقت مسلمانوں کی تعداد ۷۰، ۷۵ کروڑ کے درمیان میں ہے، یہ تعداد دنیا کی تین ارب اسی کروڑ کی کل آبادی

ختم نبوت زندہ باد
ہوالشافی
مطب صدیقی
تشخیص فارم منگانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

سنا ہے یہ قدسیوں سے میں نے وہ شیر پھر ہوشیار ہوگا

حکومت کویت کے ماہنامہ "العربی" نے جنوری ۱۹۶۸ء کی اشاعت میں مسلمانوں کی موجودہ تعداد کے نہایت تفصیلی اعداد و شمار شائع کئے ہیں :۔ اس تعداد میں اضافہ ہوچکا ہے اب مسلمانوں کی تعداد ۹۰ کروڑ ہے،

کا ۲۱٪ فیصد ہے، گویا دنیا میں ہر پانچواں آدمی مسلمان ہے، مسلم ممالک میں رہنے والے مسلمانوں کی تعداد پچاس کروڑ تیس لاکھ، (۵۰۳ ملین) ہے ان ملکوں میں ان کا اوسط آبادی ۹۰٪ فیصد ہے، چوبیس کروڑ ستر لاکھ (۲۴۷ ملین) مسلمان غیر مسلم ملکوں میں آباد ہیں، وہ ملک جن میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے، اور وہ اقوام متحدہ کے ممبر ہیں، اُن کی تعداد ۴۱ ہے، آج اسلامی ملک بین الاقوامی سیاست میں اپنا، اہم مقام رکھتے ہیں،

مسلمان بلحاظ تعداد دنیا کی دوسری بڑی سے بڑی قوم ہے، یہ دنیا کے چھٹے حصے پر چھائی ہوئی ہیں مسلمانوں کی تعداد میں ماضی کی طرح آج بھی دن بدن اضافہ ہو رہا ہے براعظم افریقہ میں اسلام تیزی سے پھیلتا جا رہا ہے، ہزاروں کی تعداد میں قبیلے کے قبیلے ہر ماہ مشرف با سلام ہوتے رہتے ہیں،

اسلامی ملکوں کے پاس معدنی، آبی، برقی اور افرادی قوت کے بہترین خزانے موجود ہیں، اشیائے خوردنی، روئی، اون، جوٹ، ربڑ، ٹین، سونا، چاندی لوہا، ایلومنیم، تانبا، باکسائٹ، جست، ابرق اور گندھک کے علاوہ تیل کے وافر ذخیرے پائے جاتے ہیں، اور یہ ملک بے پناہ مادی دولت سے مالا مال ہیں دنیائے اسلام کے مسلمان متحد ہوکر اگر خدا کے بھروسے پر کمر بستہ ہوجائیں، تو انشاء اللہ تعالیٰ اپنے ماضی کی طرح خالق کائنات کے انعامات اور بخشش کے آج بھی مستحق ہوسکتے ہیں، اور اپنے عہد رفتہ کی طرح دنیا میں قیادت و امامت کا مقام حاصل کرسکتے ہیں :۔ خدا کا شکر ہے کہ پچھلے چند سالوں سے مسلمانوں میں بیداری کا احساس پیدا ہو رہا ہے، اور امت مسلمہ نشاۃ ثانیہ کی سمت میں تیزی کے ساتھ گامزن نظر آ رہی ہے، شاعر مشرق نے کہا ہے

نکل کے صحرا سے جس نے روما کی سلطنت کو الٹ دیا تھا،

صدر پاکستان، سفیر پاکستان اور وزارت خارجہ کے نام

مولانا عبدالرحمن یعقوب باوا کا مکتوب

عزت مآب جناب شہریار محمد خان
سفیر پاکستان ۔ لندن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا !

عرض ہے کہ اخبار جنگ مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۶ء بروز پیر کو صفحہ اول پر ایک تصویر شائع ہوئی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ آپ نے شہزادی الیگزینڈرا کے اعزاز میں ایک عشائیہ دیا ہے ۔ اس عشائیہ میں ڈاکٹر عبدالسلام بھی مدعو تھے ۔

ڈاکٹر عبدالسلام کا تعلق قادیانی گروہ سے ہے اور وہ ان کا بین الاقوامی لیڈر ہے ۔ قادیانی اس وقت پوری دُنیا میں پاکستان کو بدنام کر رہے ہیں ۔ انسانی حقوق کے کمیشن میں پاکستان کے خلاف درخواست دے رکھی ہے ۔ پاکستان کیلئے امریکی امداد معطل کرانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں ۔

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی اور قادیانیت کے خلاف مسلمانان پاکستان کے دلوں میں نفرت کے جو جذبات پائے جاتے ہیں شاید اس سے آپ واقف نہ ہوں ۔ حال ہی میں (۲۰ ستمبر ۱۹۸۶ء) کو ویمبلے کانفرنس سینٹر لندن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی کانفرنس میں منظور کی جانیوالی قراردادوں میں ایک اہم قرارداد ڈاکٹر عبدالسلام کے بارے میں بھی ہے قراردادوں کی ایک کاپی خط کے ہمراہ شامل ہے آپ نے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو اس پارٹی میں مدعو کرکے مسلمانان پاکستان کے جذبات مجروح کئے ہیں ہم اعزاز و اکرام کئے جانے پر مسلمانان پاکستان کی طرف سے اظہار افسوس کرنے کے علاوہ سخت احتجاج کرتے ہیں کہ آئندہ ہرگز کسی ایسی پارٹی میں اسے مدعو نہ کیا جائے ۔

کاپی برائے :۔

(۱) صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق ۔ راولپنڈی

(۲) وزارت خارجہ ۔ اسلام آباد

(۳) دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ۔ ملتان

(عبدالرحمن یعقوب باوا)

ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ۔ کراچی

ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل

مینجنگ ڈائریکٹر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ لندن

بھلا کرو گے بھلا ہو گا۔

وطن عزیز پاکستان میں اس وقت انصاف کا چہرہ اشکبار ہو جاتا ہے جب مدعی محافظ اسلام پاکستان کی دیواروں کے پیچھے محافظ پاکستان عہدیداروں کی کرسیوں کے پیچھے کھڑے ہو کر باطل قوت کا عریاں رقص دیکھ کر مذہب و ملت کی عزت کا سرعام مذاق اڑاتا ہے یہ گھناؤنے فعل چالیس سالہ تاریخ پاکستان میں بار بار دھرا کر سازشی ایجنٹ معصوم پارسا ؤں کے پرجلال چہروں پر زناٹے دار طمانچے مار چکے ہیں۔ لیکن پاکستانی فیکٹریوں میں ان عقل کے اندھوں کو ڈالنے کے لئے کوئی لگام تیار نہیں ہوئی۔

قرآن و صاحب قرآن کی توہین جیسا گھناؤنا جرم صاحب اقتدار و اختیار کے روبرو بار بار ہوتا ہے مگر آسمان و زمین کے قلابے ملانے اور بلند بانگ دعویٰ کرنے والوں کو سانپ سونگھ جاتا ہے۔ جس محبوب حقیقی کے صدقے کل عالم کو حرمت نصیب ہوئی اسی جان دو عالم مقدس ذات کی سرعام بے حرمتی کرنے والے وحشی درندوں کو سزا دیتے ہوئے قانون کی حرکت قلب کیوں بند ہو جاتی ہے وطن عزیز کے بعض خود غداروں کو سازشی جال پھیلانے کے بار بار مواقع کیوں دیئے جاتے ہیں پاکستانی چودھراہٹ نے سیاسی سٹہ بازوں کو توہین شعائر اللہ کی کھلی چھٹی کیوں دے رکھی ہے جن بدبختوں کے عقیدہ میں جہاد تا قیامت حرام ہے ان مرزائی قادیانی غنڈوں کو افواج پاکستان کی اہم پوسٹوں کے کئی صد اہم عہدے کس سخاوت میں دے رکھے ہیں جب کہ ان منافقوں کی عیاریوں کے فریب و اندرون ملک و بیرون ملک پاکستان کے خلاف سازشوں کے پول کھل چکے ہیں۔ افسوس صد افسوس اسلامیہ جمہوریہ پاکستان میں مسلمان مذہب و ایمان کے تحفظ کیلئے کتنا شدید پریشان ہے پاکستانی ملازمت کے اہم عہدوں پر مسلمانوں کی حق تلفی۔ مرزائیت وہابیت اور دیگر باطل فرقوں کا قبضہ دیکھ کر دنیائے سیاست کے سب سے بڑے ہتھیار ... ذی بصیرت کا چہرہ بھی ندامت سے جھک کر پانی پانی ہو جاتا ہے۔

مرزائی مسلمانوں کو جنگل کے خنزیر، ان کی عورتوں کو کتیاں بچوں کو ولد الزنا کے نام سے پکارتے اور لکھتے ہیں۔ حضرت آدمؑ سے لیکر نبی آخر زمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک کل انبیاء کی گستاخی کے مرتکب ہو چکے ہیں۔

وطن عزیز کے خلاف ملک کی ڈنڈی مار تقسیم۔ شہید ملت قتل کیس سے لیکر پاکستان کے جگر میں خنجر گھونپنے و موجودہ تخریب کاری کے شرمناک گھناؤنے جرائم میں ملوث ہیں اس کے باوجود نزاکت سے بھرپور اہم اداروں میں ان کی چودھراہٹ قائم ہے سوچ کی وادیوں میں گم ہو کر انسان آتش غیرت میں پگھل جاتا ہے مگر ان کی بے ہودہ نازبرداریاں سمجھ میں نہیں آتیں روزانہ اخبارات میں سرکاری رپورٹیں بھی شائع ہوتی ہیں کہ فلاں ادارے میں اتنا غبن پکڑا گیا فلاں وڈیرے کا بیٹا سمگلنگ کے جرم میں ملوث پایا گیا فلاں محکمہ میں اتنا بڑا فراڈ پایا گیا مگر بات پبلسٹی تک محدود ہو کر رہ جاتی ہے۔

ان گنت جرائم میں ملوث افراد کی گرفتاری کی تفتیش جاؤں کا نذرانہ پیش کر کے بھی عمل میں نہیں آتی کسی کو پکڑ بھی لیا تو اپنی پسند کے وزیر کی ایک سفارش قاتل انسانیت وحشی کی رہائی کیلئے کافی ہے مذہب ملک قوم کے غدار افراد کی گرفت کردہ قانونی فائلوں کو کالے ذہن سے مجرب گالے آگ کی ایک چنگار جلا کر خاکستر کر دیتی ہے۔

ان واقعات کے ہو گزرنے پر بھی حاملان جبہ و دستار کی خاموشی مدعیان غمخوار اسلام صاحب منبر و محراب کی فرقہ بازی کا عروج صاحب اقتدار و اختیار کی لاپرواہی سیاسی سٹہ بازوں کے انفرادی مفاد سے بھرپور باطل نوازی کتنا بڑا جرم ہے جس کو تاریخ کبھی معاف نہیں کر سکتی۔ بیراجماعی بے حسی کیا اس بات کی نشاندہی نہیں کرتی کہ ہمارے رہنماؤں کے مذہبی وطنی ہمدردی کے دعوے کمسن بچوں کی پارٹی بازی

باقی صفحہ ۳ کالم ایک پر

ادارہ رضوان پیش کرتا ہے

خلفائے راشدین نمبر

• خلفائے راشدین کے عہد ساز کارنامے
• اسلام کیخلاف سازشوں کی بیخ کنی
تبلیغ اسلام
• غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک
• اور اسلامی عسکری و شہری نظام اور دیگر عنوانات پر

تاریخ اسلام کا ایک درخشندہ باب

ممتاز اہل قلم علماء محدثین اور تاریخ کے سمندر میں غواصی کرنیوالے اہل علم مفکروں اور دانشوروں کے قلم کے شاہکار مضامین کا گلدستہ

انشاء اللہ تعالیٰ ار جنوری ۱۹۸۸ء میں منظر عام پر آ رہا ہے

قیمت خلفائے راشدین نمبر دس روپے۔ سالانہ چندہ پچیس ۲۵ روپے برائے غیر ممالک ۱۲۵ روپے نوٹ ۳۱ دسمبر ۸۷ء تک سالانہ خریداری قبول کرنے والوں کو یہ عظیم خاص نمبر اسی سالانہ چندہ میں پیش کیا جائے گا۔

دفتر ماہنامہ رضوان ۱۲۷/۵۴ محمد علی لین گوئن روڈ لکھنؤ ۲۲۶۰۱۸ بھارت

بزمِ ختم نبوت

سنگ میل

محمد اقبال بکرا پیڑی کراچی

ہر ہفتہ رسالہ ختم نبوت کا بڑی بے چینی سے انتظار رہتا ہے علاقے کے پوسٹ مین کے ہاتھ پہ روزانہ نگاہ ہوتی ہے کہ شاید آج رسالہ آیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ عشق رسول کے پروانوں کو قائم ودائم رکھے، رسالہ اسلامی معلومات کا سنگ میل ہے اور قادیانیت کیلئے ننگی تلوار ہے قادیانی اس رسالہ کی پوری دنیا میں مقبولیت سے بوکھلا گئے ہیں، اللہ پاک اپنے پیارے نبیؐ کے ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کرنے والوں کو نیست ونابود کر دے۔ آمین۔

مرزا قادیانی دجال

حبیب الرحمٰن شاکر شیر پور مانسہرہ

جناب میں ختم نبوت رسالے کا بہت شیدائی ہوں۔ اور رسالے کا ہمیں بے چینی سے انتظار رہتا ہے کیونکہ اس رسالے میں اچھی اچھی باتیں ہوتی ہیں ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری نبیؐ ہیں، خود حضورؐ کا قول ہے کہ (میرے بعد میری امت میں تیس دجال ہوں گے جن میں سے ہر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں) لیکن ان باتوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا یقیناً انہی دجالوں میں سے ہے جن کے بارے میں حضورؐ نے پیشگوئی فرمائی، نبیؐ جھوٹا نہیں ہوتا، نبیؐ سچ بولتا ہے۔ نبیؐ کسی کو گالی نہیں دیتا، نبیؐ اللہ کو پیارا ہوتا ہے نبیؐ پر کتاب اترتی ہے اور مرزا قادیانی پر کونسی کتاب اتری ہے؟ مرزا قادیانی دجال ہے نبی نہیں، مسلمان بھائیوں سے میری التماس ہے کہ وہ دنیاوی اور جھوٹے ناولوں کے چکر میں نہ پڑھیں بلکہ دینی رسالہ کا مطالعہ کریں تاکہ مرزائیت سے آگاہ ہو جائیں اور ہر جگہ مرزائیوں کو ذلیل وخوار کریں آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ختم نبوت کو پوری دنیا میں آفتاب ومہتاب کی طرح روشن فرمائے۔ آمین۔

اَب وہ دور گیا

محمد رفیق غافلؔ ٹانک شہر

انٹرنیشنل ختم نبوت کا گذشتہ شمارہ نظر سے گذرا جس میں ہمارے ٹانک شہر کے ریاض رضا طالب علم کا خط شائع ہوا تھا جو شیزان کے بارے تھا۔ ریاض صاحب کی تحریر سے بندہ کمل متفق نہیں ہے اس لئے کہ شیزان کا وہ دور گزر گیا، جب ڈیرہ اسماعیل خان اور ٹانک شہر میں شیزان کے ایجنٹ کتوں کی طرح دندناتے پھرتے تھے اور مسلمانوں سے آرڈر لیتے تھے اب مسلمان بیدار ہو چکے ہیں شیزان کمپنی مسلمانوں کو لوٹتی رہی مگر اب اس کا وہ مزا نہیں رہا اس کا سیل ماند پڑ چکی ہے اس میں شک نہیں کہ بعض کمینہ فطرت بدبخت لالچی ڈیلر دکاندار ترجیح دیتے ہوں گے؟ اِلّا قلیل۔ بندہ ہر مکتبہ فکر اور ہر مسلک والے علماء صاحبان سے اپیل اور گزارش کرتا ہے کہ وہ اعلان کریں کہ جو دکاندار شیزان کا مال بیچے گا ہم اس کا جنازہ نہیں پڑھائیں گے جب یہ اعلان ہو جائے تو پھر عجب نہیں کہ شیزان کی لعنت سے چھٹکارا حاصل نہ ہو۔

میں شیزان رکھنا گوارہ نہیں کرتا

رفیق احمد ہوٹل مینچن آباد ضلع بہاولنگر

ہفت روزہ ختم نبوت کی وجہ سے ہم نے تو پہلے ہی شیزان کا بائیکاٹ کر دیا تھا میں شیزان رکھنا گوارہ نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہمارا شہر مینچن آباد قادیانی مرتدوں سے پاک ہے اب ان کی مصنوعات سے بھی پاک ہو رہا ہے، ہفت روزہ ختم نبوت باقاعدگی سے ہمارے پاس مینچن آباد پہنچ رہا ہے۔ باقی میں تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ شیزان کا بائیکاٹ کریں اور سچا عاشق رسول بن کر دکھائیں۔

ختم نبوت میری جان میرا ایمان

محمد اشرف فریدی بھکر

رسالہ ہر ہفتہ باقاعدہ طور پر مل رہا ہے دل کو بہت خوشی ہوتی ہے کیونکہ ختم نبوت میری جان ہے میرا ایمان ہے

◆◆◆◆

قادیانی کافر ہیں

محمد خالد اعوان ٹھاکرہ میرواہ مانسہرہ

قادیانی ہمارے پیارے رسولؐ کے دشمن اور گستاخ ہیں شیزان کی مشروبات ساز فیکٹری قادیانیوں کی ہے اس کا پینا شراب کا پینا ہے جس طرح شراب حرام ہے شیزان کا بائیکاٹ عاشق رسول پر فرض ہے۔

◆◆◆◆

ہم برطانیہ کا تین ہزار میل کا سفر کرچکے ہیں

رپورٹ

مولانا نذیر احمد طوبیا لندن

مکرم محترم جناب مولانا حافظ محمد حنیف صاحب زید مجدکم العالی السلام علیکم !

مزاج گرامی ۔ عرض خدمت ہے کہ آج مورخہ ۱۸/۱۰/۸۷ کو ۱۲ روز کے مسلسل برطانیہ کے دورہ کے بعد لندن دفتر میں واپس ہوئے تو میں نے سوچا کہ برادرم مکرم حافظ صاحب کو دورہ کی تفصیل سے آگاہ کروں تو عرض ہے کہ ۴ ستمبر کو جب ختم نبوت کانفرنس لندن ہماری توقع سے بھی زیادہ کامیاب ہوئی، کہ ویمبلے ہال اندر اور باہر ختم نبوت کے عاشقوں سے بھرا ہوا تھا اور بیک وقت دو جلسے ہو رہے تھے، جو خطیب اندر ویمبلے ہال میں تقریر کرتا پھر باہر جاکر بھی اس کو تقریر کرنی پڑتی ۔ بلکہ بعض اللہ والوں کو تو یہ بھی کہتے ہوئے سنا ہے کہ آج فرشتوں کو بھی ختم نبوت کے جلسے میں شریک ہونے کا حکم رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں،

تو کانفرنس کے بعد حضرۃ الامیر مرکزیہ دامت برکاتہم العالیہ نے حکم فرمایا کہ دو رکنی وفد کو برطانیہ کا دورہ کرنا چاہئے ۔ جس سے مجلس ختم نبوت کیطرف سے تمام علماء کرام اور مسلمان بھائیوں کا شکریہ قبول کیا جائے اور آئندہ سال ختم نبوت کانفرنس کی تیاری ابھی سے شروع کردی جائے ۔

تو راقم الحروف اور مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے اپنے دورہ کی اطلاع حضرۃ مولانا یوسف صاحب مدظلہ العالی کو دی تو انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار فرمایا اور ۲۷/۱۰/ کو مولانا شوکت صاحب اور مولانا بشیر صاحب کو کار دے کر ختم نبوت سنٹر لندن میں بھیجا عشاء کی نماز پڑھ کر ہم نے لندن سے باٹلے کا سفر کیا ۔ اور مولانا شوکت صاحب کے گھر کھانا کھایا / ۲۸/۱۰/ کی صبح دارالعلوم میں پہنچے دارالعلوم جو درحقیقت برطانیہ میں ثانی دیوبند ہے جس میں سینکڑوں طلباء زیر تعلیم ہیں، جو انشاء اللہ ایک دن پورے یورپ میں دینی انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوگا ۔

حضرت مولانا یوسف صاحب متالا سے ملاقات ہوئی جماعتی امور پر مشورہ ہوا سفر کی ترتیب بنائی اور شام کو مانچسٹر مولانا محمد اقبال رنگونی سے ملاقات کی عشاء کی نماز پڑھ کر پھر دارالعلوم آگئے مولانا محمد اقبال صاحب کی شخصیت محتاج تعارف نہیں برطانیہ کے مجاہدین میں آپ کا شمار ہوتا ہے ۔ آپ دینی محاذ پر زبردست کام کر رہے ہیں ۔ /۲۹ کو بلیک برن میں بعد نماز ظہر بیان ہوا عصر کی نماز کے بعد شہر کی جامع مسجد میں راقم الحروف اور مسجد نور اسلام میں باوا صاحب کا بیان ہوا ، عشاء کی نماز کے بعد مانچسٹر کی جامع مسجد میں راقم الحروف کا تفصیلی بیان ردّ قادیانیت کے موضوع پر ہوا حاضرین مجلس نے آخر میں وفد کے اراکین کے ساتھ مصافحہ کیا اور آئندہ کانفرنس میں شرکت کا وعدہ کیا مانچسٹر کے مسلمانوں میں قادیانیوں کے خلاف جوش قابل دید تھا ۔ بیان کے بعد رات کو پھر قیام دارالعلوم میں ہوا / ۲/۱۰/ کو مولانا متالا صاحب مدظلہ العالی نے پورے برطانیہ میں کام کرنیکا نقشہ مرتب کرکے کار مع ڈرائیور ابوبکر کے سفر کی کامیابی کے لئے دعا فرمائی ۔ حضرت مولانا سے رخصت ہوکر ہم یکم اکتوبر کو گلاسکو کے لئے راہی سفر ہوئے چونکہ گلاسکو پاکستانیوں کا مرکز ہے تقریباً تیس ہزار کی آبادی پاکستانیوں کی ہے گلاسکو جو لندن سے تقریباً پانچ سو میل کے فاصلے پر ہے اور کمال یہ ہے کہ کانفرنس لندن میں سب سے پہلے قافلہ جو پہنچا وہ گلاسکو کے مجاہدین ختم نبوت کا تھا ۔ ظہر کی نماز گلاسکو کی جامع مسجد میں پڑھی حضرت مولانا شفیق احمد صاحب اور دوسرے اکثر و بیشتر احباب سے ملاقات کرکے بعد از نماز عصر ڈنڈی پہنچ گئے ، مغرب کی نماز ڈنڈی میں ادا کی مولانا محمد ابراہیم صاحب جناب رشید داؤد صاحب جناب فاروق صاحب سے ملاقات کی قیام الحمدللہ بدولت مولانا محمد ابراہیم صاحب کے ہاں تھا ۲ اکتوبر کے جمعہ کے لئے راقم الحروف نے ایڈنبرا کا سفر کیا جبکہ مولانا باوا صاحب نے ڈنڈی میں بیان کیا نماز عشاء کے بعد راقم الحروف کا تفصیلی بیان ڈنڈی شہر میں ہوا جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعوے خود اس کی کتابوں سے پڑھ کر سنائے گئے ۔ ۳ اکتوبر کو عصر کی نماز پڑھ کر ڈنڈی سے بیٹلی کا سفر کیا رات تقریباً گیارہ بجے ہم بیٹلی میں پہنچے ڈرائیور ابوبکر صاحب جو ہمارے رفیق سفر تھے ان کے گھر میں قیام ہوا اور صبح ۴ اکتوبر کو ہم ہڈرسفیلڈ گئے ، ہڈرسفیلڈ ہی حقیقت میں مناظر اسلام حضرت مولانا لعل حسین صاحب اختر کا تبلیغی مرکز تھا ۔ جہاں آپ نے کم و بیش دو سال تک قیام فرمایا تھا ۔ اور یورپ میں آپ اسی شہر سے تبلیغی دورے فرماتے رہے ظہر کی نماز کے بعد ایک گھنٹہ تک حیات مسیح علیہ السلام کے موضوع پر درس قرآن راقم الحروف نے دیا چونکہ اس شہر میں قادیانی بھی رہتے ہیں درس کے بعد ہر شخص کو سوال و جواب کی اجازت تھی عصر کی نماز مولانا محمد فاروق صاحب کی مسجد میں پڑھی مولانا موصوف حضرۃ مولانا محمد صدیق صاحب ناظم خیر المدارس ملتان کے صاحبزادے ہیں اور مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے ہیں ۔ عالم باعمل ہیں بلکہ بہت بڑے مجاہد ہیں ۔ اسی شہر میں حاجی غلام نبی صاحب کے ہمراہ ملاقات ہوئی مولانا محمد اکرم صاحب، مولانا خالد مسعود صاحب جو پاکستان کے رہنے والے ہیں اور کئی سال سے ہڈرسفیلڈ میں دینی محاذ پر زبردست کام کر رہے ہیں شام کو پھر سفر کیا مغرب کی نماز کے بعد باٹلے

باقی صفحہ ۳ کالم ایک پر

مرتب: اسمٰعیل باؤا

نونہالانِ ختمِ نبوت

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

جنت والوں سے چار باتیں

محمد حنیف اعوان ــــــ جماعت ششم۔ خوشحال جکیار

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جب جنت میں جنتی لوگ پہنچ جائیں گے) تو ایک آواز دینے والا آواز دے گا ــــــ (۱) اے جنت والو تم لوگ تندرست رہوگے اور کبھی بیمار نہ ہوگے (۲) اور تم زندہ رہوگے اور تم پر کبھی موت نہ آئے گی (۳) اور تم لوگ ہمیشہ جوان رہوگے۔ کسی وقت بوڑھے نہ ہوگے (۴) تمہارے لئے فیصلہ ہے کہ تم ہمیشہ چین اور آرام میں رہو اور کبھی تکلیف اور مصیبت نہ دیکھو

انمول باتیں

امداد اللہ ــــــ جامعہ اسلامیہ۔ کراچی

- ایسے آدمی کے ساتھ جنگ کرنے کا کیا فائدہ، جس کے پاس کھونے کے لئے کچھ نہ ہو۔
- انسان بادشاہ ہو یا کسان اسے گھر میں سکون مل جائے تو وہ حقیقی معنوں میں خوش نصیب ہے۔
- بادلوں کی طرح رہو کیونکہ بادل پھولوں پر ہی نہیں کانٹوں پر بھی برستے ہیں۔

عالَمِ نَزَع

مختار احمد عباسی ــــــ پنڈی ڈوپولہ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نزع کا وقت آیا تو ایک پانی کا پیالہ حضورؐ کے پاس رکھا ہوا تھا، حضورؐ اپنا دست مبارک بار بار پیالہ میں ڈالتے اور اپنے منہ پر پھیرتے اور فرماتے الٰہی! نزع کی سختی میں میری مدد فرما۔

حضرت عمرؓ نے حضرت کعبؓ سے فرمایا کہ موت کی کیفیت بیان کرو! انہوں نے عرض کیا کہ یا امیر المؤمنین! جس طرح ایک کانٹے دار ٹہنی کو آدمی کے اندر داخل کر دیا جائے جس کے ساتھ بدن کا ہر جز ولپٹ جائے پھر ایک دم اس کو کھینچ لیا جائے کہ اس طرح سے جان کھینچی جاتی ہے استغفر اللہ فی امان اللہ۔ اللھم اعنی علیٰ غمرات الموت و سکرات الموت۔

ترجمہ:۔ اے اللہ موت کی سختیوں کے اس موقع پر میری مدد فرما! آمین یارب العالمین۔

ابوجہل کی ہلاکت

عبدالباسط ــــــ چک ۷۔۱ ہارون آباد

چونکہ ابوجہل کی شرارت اور اسلام کی دشمنی سب میں مشہور ہے، اس لئے انصار میں سے حضرت معوذؓ اور معاذؓ دونوں بھائیوں نے عہد کیا تھا کہ وہ جب ابوجہل کو دیکھیں گے یا اسے مار دیں گے یا خود مر جائیں گے۔ اس عہد پر یہ دونوں بھائی اپنا عہد پورا کرنے کے لئے نکلے مگر ابوجہل کو پہچانتے نہ تھے، اس لئے عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے پوچھا کہ ابوجہل کونسا ہے؟ انہوں نے اشارے سے بتلایا، بتلانا تھا کہ دونوں باز کی طرح اس پر ٹوٹ پڑے، ابوجہل اسی وقت خاک و خون میں تھا۔

ابوجہل کے بیٹے عکرمہ نے، جو بعد میں مسلمان ہوئے پیچھے سے آکر معاذؓ کے شانے پر تلوار ماری جس سے شانہ کٹ گیا مگر ایک تسمہ باقی رہا، معاذؓ نے عکرمہ کا تعاقب کیا، مگر وہ بھاگ گئے پھر معاذ اسی حالت میں مصروف جہاد ہوگئے۔ لیکن ہاتھ کے لٹکنے سے تکلیف ہوتی تھی اسلئے ہاتھ کو نیچے دبا کر کھینچا کہ وہ تسمہ بھی الگ ہوگیا اور پھر مصروفِ جہاد ہوگئے۔

معلومات

ریاض رضا ــــ فرسٹ ائیر ٹانک

- حضرت سلیمانؑ حضرت داؤدؑ کے بیٹے تھے۔
- دنیا میں تشریف لانے والے دوسرے پیغمبر حضرت آدمؑ کے بیٹے حضرت شیثؑ تھے۔
- حضرت موسیٰؑ کا ذکر دنیا میں سب سے زیادہ یا ہے۔
- جب مکہ فتح ہوا تو اس میں رکھے ہوئے بتوں کی تعداد ۳۶۰ تھی۔
- مسلمانوں اور کفار کے درمیان پہلی لڑائی کا نام (غزوہ) جنگ بدر ہے، جو ۱۷ رمضان ۲ھ کو جمعہ کے دن ہوئی۔
- مکہ رمضان ۸ھ میں فتح ہوا۔
- اسلام کی سب سے پہلی مسجد کا نام مسجد قبا ہے۔
- جمعہ میں پہلی اذان کا اضافہ حضرت عثمانؓ نے کیا۔
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کو تین بار جنتی ہونے کی خوشخبری دی۔
- اسلام کے سب سے کم سن سپہ سالار حضرت اسامہ بن زیدؓ تھے۔
- حضرت عثمانؓ کو قرآن شریف کا پہلا حافظ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں

کاشف الدین عثمانی کراچی

(۱) سر کے بال منڈوانا آپ کی سنت ہے۔

(۲) سر پر پٹے رکھنا سنت ہے۔

(۳) سیدھے ہاتھ سے کھانا کھانا سنت ہے۔

(۴) دائیں ہاتھ پر چلنا سنت ہے۔

جمعہ کے دن اور بعض روایات میں جمعرات کے دن ناخن ہائے مبارک ترشواتے۔ ہاتھ کے ناخن کاٹنے

(۵) دائیں ہاتھ پر چلنا سنت ہے۔

(۶) نیچے بیٹھ کر کھانا کھانا سنت ہے۔

(۷) رات کو سوتے وقت دائیں طرف سونا سنت ہے۔

(۸) دائیں طرف سے کنگھا کرنا سنت ہے۔

(۹) دائیں طرف سے مسواک کرنا سنت ہے۔

(۱۰) کپڑے پہنے تو دائیں طرف سے پہننے سنت ہے اور جب اتارے تو بائیں طرف سے پہلے اتار اور دائیں طرف سے بعد میں۔

(۱۱) بغل کے بال اور ناک کے بال بھی کاٹنے چاہئیں چالیس دن سے زیادہ ہو جائیں تو وہ آدمی گنہگار ہے

(۱۲) ٹخنوں سے نیچے شلوار رکھنا حرام ہے اور عام حالت میں گناہ کبیرہ ہے۔

(۱۳) جب کسی کو کوئی چیز دی جائے تو دائیں طرف سے دی جائے سنت ہے۔

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ترتیب ذیل ملحوظ فرماتے

سیدھا ہاتھ شہادت کی انگلی، بیچ کی انگلی، اس کے برابر والی انگلی پھر چھنگلیاں۔

الٹا ہاتھ چھنگلیاں۔ اس کے برابر والی انگلی، بیچ کی انگلی، اس کے برابر والی انگلی، انگوٹھا۔ پھر سیدھے ہاتھ کا انگوٹھا۔

پاؤں کے ناخن کاٹنے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسب ذیل ترتیب کو ملحوظ رکھتے۔

سیدھا پاؤں چھنگلیاں سے شروع کرتے اور بالترتیب انگوٹھے تک ختم کرتے۔

الٹا پاؤں انگوٹھے سے شروع کرتے اور بالترتیب چھنگلیاں تک ختم کرتے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پندرھویں دن ناخن کاٹتے تھے۔

سانحہ بنوری ٹاؤن پر احتجاج

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکندر پور، تحصیل ہری پور کے زیر اہتمام ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس کی صدارت جناب قاری عبدالمالک صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد سکندر پور نے کی اجلاس میں کراچی میں ہونے والے حالیہ افسوسناک واقعہ پر شدید غم وغصہ کا اظہار کیا گیا۔ اور جامع مسجد بنوری کراچی میں پولیس کا جوتوں سمیت داخل ہو کر مسجد کے تقدس کو پامال کرنے اور مسجد کے اندر اجلاس میں شامل تقریباً ۳۰۰ علماء کرام پر تشدد اور ان کی گرفتاری کرنے اور مدرسے کے معصوم اور بے گناہ طلباء کو زدوکوب کرنے اور آنسو گیس کے بے دریغ استعمال کرنے کی پرزور مذمت کی۔

میں اڑ کے چلوں مدینے
یہی انتظار آنکھوں میں

دل ہے بے تاب تو ہے اضطرار آنکھوں میں
میں اڑ کے چلوں مدینے، یہی انتظار آنکھوں میں!
مدینے جاؤں، آؤں تو پھر جاؤں
ملے سکون دل کو، آئے قرار آنکھوں میں
جہاں کی خاک کے ذرے، ہیں لعل و گہر سے بھی بڑھ کر
بساتے ہیں نے دل ہی وہی رہگزار آنکھوں میں
میں جا کے نذر کروں ہدیۂ درود و سلام
ہے دل میں یہ تڑپ تو، ہیں اشکبار آنکھوں میں
جہاں پہ رات دن رحمتیں برستی ہیں،
ہے تصور میں سبز گنبد، ہیں گلعذار آنکھوں میں
وہ جنت بقیع کا منظر آنکھوں میں گھومتا ہے
وہ محراب ہے وہ منبر، ہیں نقش و نگار آنکھوں میں
کب آرزو بر آئے احسان کی خدایا!
کب آئے گا بلاوا، ہے انتظار آنکھوں میں،

محمد احسان رانا گورنمنٹ مڈل سکول کروڑ (لیہ)

مولانا حق نواز کو رہا کر کے قادیانی سازش کو ناکام بنا دیا جائے

شکر گڑھ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت شکر گڑھ کے امیر مولانا عبدالرحیم نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے، کہ مولانا حق نواز جھنگوی کو بے بنیاد ایک سازش کے ذریعے قتل کے کیس میں ملوث کر دیا گیا ہے جب کہ پنجاب ہائی کورٹ کے اٹارنی جنرل نے مولانا کی نظر بندی، ۵، ۳، ۱۱، ۱۹ کے تحت بنائی ہے، مولانا حضرات اسلام کے بے باک ترجمان ہیں:۔ ہم نہیں چاہتے کہ ملک میں فرقہ وارانہ حالات پیدا ہوں اور فضا مکدر ہو کر رہ جائے قادیانی ملک کے بدترین غدار ہیں، اور ہر لحاظ سے ملک کی فضا کو مسموم کرنے کے درپے ہیں ان کی سازش کو ناکام کر دیا جائے اور مولانا حق نواز کو فوراً رہا کر دیا جائے!۔

تعارف و تبصرہ

چہل حدیث اسرار اسمائے ربانی
یعنی
اسمائے الٰہی کی چند خاصیتیں

یہ چھوٹا سا کتابچہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ کی تصنیف ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارک کے اسرار و رموز اور خاصیتیں بیان کی گئی ہیں انتہائی معلوماتی کتابچہ ہے ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مندرجہ ذیل پتہ سے منگوایا جا سکتا ہے

اشرف الاحکام

جو فقہی مسائل حضرت حکیم الامت مولانا تھانویؒ کے مواعظ ملفوظات اور مختلف تصانیف میں درج تھے انہیں اشرف الاحکام کے نام سے جناب مولانا محمد اقبال قریشی نے یکجا کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے انتہائی معلوماتی اور نادر چیز ہے۔ قیمت ۲ روپے ملنے کا پتہ۔ ادارہ تالیفات اشرفیہ ٹبہ شرقی نزد فردوس مسجد ہارون آباد ضلع بہاولنگر۔ (محمد حنیف ندیم)

ربوہ میں ہنگامے کی ابتدا قادیانیوں نے کی ہے

مولانا عبدالرحمن باوا

قادیانی ترجمان الزام تراشیوں سے اپنے کرتوتوں کو چھپا رہا ہے۔

لندن (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عبدالرحمن یعقوب باوا نے آج اپنے ایک بیان میں روزنامہ جنگ میں شائع ہونے والے قادیانی بیان کی پرزور تردید کی۔ جس میں کہا گیا تھا کہ ربوہ میں ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد سے ہنگامہ آرائی ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کی کانفرنسوں کا مقصد محاذ آرائی یا ہنگامہ نہیں ہوتا بلکہ ان کے ذریعہ مسلمانوں کو عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیت کی حقیقت سے آگاہ کرنے کے علاوہ قادیانیوں کو دعوت اسلام دینا ہے۔ ربوہ میں ہماری تبلیغی اور دینی سرگرمیوں سے سینکڑوں قادیانیوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ جس سے بوکھلا کر قادیانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پر الزام تراشیاں کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ ربوہ میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس میں علماء کرام گندی زبان استعمال نہیں کرتے بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں سے وہ حوالے پڑھ کر سناتے ہیں جس میں حضرت عیسیٰؑ اور مسلمانوں کو گالیاں دی گئی ہیں۔ جبکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گالیوں کے بدلے دعائیں دینا سکھایا ہے۔ ہم آج بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق تمام قادیانیوں کی ہدایت کے لیے دعائیں مانگتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہماری کانفرنسوں کو ناکام بنانے کے لیے قادیانی مختلف ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں ۱۹۸۵ء میں ربوہ میں قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہ سے ایک پرامن جلوس پر فائرنگ کی جس کے نتیجہ میں کئی مسلمان زخمی ہوئے قادیانیوں نے سکھر کی ایک مسجد پر عین نماز کے وقت بم برسائے۔ اور ساہیوال میں علماء کرام پر فائرنگ کی اور کئی مسلمانوں کو شہید کیا۔ ہمارے مبلغ مولانا اسلم قریشی کو اغوا کیا۔ اس کے علاوہ قادیانی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ قادیان میں خود قادیانیوں کے مکانوں کو جلایا گیا اور ایسے قادیانی کو قتل کیا گیا جو مرزا غلام احمد قادیانی کے خاندان کے مخالف تھے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی ترجمان کو ربوہ کے گلی کوچوں میں جو ہنگامہ آرائی اور غنڈہ گردی نظر آتی ہے کیا وہ بھول گئے کہ وہ خود اس کے ذمہ دار ہیں۔ جنھوں نے ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ ... ریلوے اسٹیشن پر نہتے مسلمان طلبا پر لاٹھیوں چھریوں، اور ڈنڈوں سے حملہ کیا تھا۔ ربوہ میں آج بھی مسلمانوں اور ختم نبوت کے کارکنوں پر حملے ہوتے ہیں انہوں نے کہا کہ قادیانی آج آئین پاکستان قانون اور مسلمانوں کے جذبات کا احترام کر کے اپنا غیر مسلم ہونا تسلیم کریں، تو یہ محاذ آرائی کی فضا ختم ہو سکتی ہے۔

ڈیرہ غازی خان میں شبان ختم نبوت کا قیام

امسال چھٹی سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقدہ صدیق آباد کے موقع پر اس عظیم الشان کانفرنس میں شرکت کرنے کیلئے حسب سابق ڈیرہ غازی خان سے ایک عظیم الشان قافلہ جو بسوں اور ویگنوں پر مشتمل تھا، صدیق آباد پہنچا۔ قافلہ میں کثیر تعداد میں نوجوان بھی تھے جنھوں نے سرگودھا میں قائم شبان ختم نبوت کے رضاکاروں کو دیکھا اور ان کی فعالیت سے بے حد متاثر ہوئے کانفرنس سے واپسی پر نوجوانوں نے اس تنظیم کو قائم کرنے کا فیصلہ کیا، صرف ایک ہی اجلاس میں اس تنظیم کو قائم کر دیا گیا، سرخ ٹوپیاں اور سرخ پٹیاں بنوائی گئی ہیں۔ نوجوانوں نے تحفظ ختم نبوت کے لئے اپنی جان کی بازی تک لگا دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ شبان ختم نبوت ڈیرہ غازی خان کے ڈویژنل دفتر کا افتتاح ہو چکا ہے دفتر کا افتتاح مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ ڈویژن کے امیر مولانا صوفی اللہ وسایا مدظلہ نے کیا ہے مولانا کے ہمراہ صاحبزادہ عبدالرحمن غفاری اور غلام اکبر ثاقب کے علاوہ دیگر رفقا اور رضاکاران ختم نبوت بھی موجود تھے۔ مولانا نے شبان ختم نبوت کی مکمل سرپرستی کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اور نوجوانوں کو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر قربانیاں دینے کی تلقین کی ہے۔ اس موقع پر کافی تعداد میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا ہے۔ ڈیرہ غازی خان کے کالجوں میں مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمودؒ کی سرپرستی میں قائم کردہ تنظیم تحفظ ختم نبوت طلبا پہلے سے پوری فعالیت کے ساتھ سرگرم عمل ہے۔

سنجر چانگ میں نو افراد نے اسلام قبول کر لیا

مقامی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس خوشی میں مٹھائی تقسیم کی

سنجر چانگ تحصیل ٹنڈو اللہ یار میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی صدر ڈاکٹر عبدالمجید آرائیں جو مدینہ مسجد کے امام اور خطیب بھی ہیں۔ ان کے ہاتھ پر طفیل ولد دین محمد نے اپنی اہلیہ تین بیٹوں اور چار بیٹیوں سمیت اسلام قبول کرلیا۔ تمام نمازیوں کے سامنے اس نے اعلان کیا کہ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں پر لعنت بھیجتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ اسی خوشی میں مقامی مجلس کے ارکان نے مٹھائی تقسیم کی۔ عالمی مجلس حیدرآباد کے مبلغ مولانا محمد اقبال ظفر نے اس کی استقامت کے لئے جمعہ کی نماز میں دعا کرائی۔

سینکڑوں کی تعداد میں طلباء اس تنظیم کے باقاعدہ رکن بن چکے ہیں۔ مرزائی طلباء کا میس علیحدہ کرایا ہے ان کے سینٹرل سے کالک کے ہیچ اتارے ہیں اور کافی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا ہے۔ اس تنظیم کا پندرہ روزہ اجلاس گورنمنٹ ڈگری کالج ڈیرہ میں منعقد ہوتا ہے۔ ڈیرہ غازی خان شہر میں عرصہ سترہ سال سے ایک عظیم الشان سیرت النبیؐ و سیرت صحابہ کانفرنس منعقد ہوتی چلی آرہی ہے۔ اس سال یہ کانفرنس بلاک نمبر ۳ کے شمالی چوک پر منعقد ہوئی جس کے تین اجلاس ہوئے۔ بعد از نماز عشاء اجلاس کی کارروائی شروع ہو جاتی اور رات گئے تک جاری رہتی۔ کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے مجلس تحفظ حقوق اہلسنت پاکستان کے صدر وکیل صحابہؓ حضرت مولانا عبدالحی صاحب مدظلہ اور خطیب پاکستان مولانا سید منظور احمد شاہ صاحب حجازی مدظلہ نے خطاب کیا، مولانا عبدالحی صاحب نے تاجدار ختم نبوت امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت شریفہ اور سفر ہجرت پر روشنی ڈالی۔ مولانا منظور احمد شاہ حجازی نے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے موضوع پر خطاب کیا۔ کانفرنس کی دوسری نشست سے ابن امیر شریعت سید عطاء المؤمن شاہ صاحب بخاری مدظلہ اور خطیب خوش بیان مولانا محمد صادق قاسمی نے سیرت النبی کے موضوع پر خطاب کیا، آپ نے فرمایا سیرت مٹانے کی نہیں اپنانے کی چیز ہے۔ ابن امیر شریعت مدظلہ نے اڑھائی گھنٹہ پر مشتمل مفصل و مدلل بیان کیا۔ آپ نے سیرۃ النبی، سیرت صحابہ اور ختم نبوت کے اہم موضوعات پر خطاب فرمایا۔ ابن امیر شریعت نے پاسبان اصحاب رسول حضرت مولانا حق نواز صاحب جھنگوی مدظلہ کی بھرپور تائید فرمائی اور ان کے موقف کو مبنی برحق قرار دیا۔ مولانا جھنگوی کی رہائی کا مطالبہ کیا اور پنجاب ایڈمنسٹریشن کی پرزور مذمت کی۔ کانفرنس کی تیسری اور آخری نشست سے تنظیم اہلسنت پاکستان کے مرکزی راہنما مولانا محمد رمضان صاحب نعمانی اور شہباز خطابت مولانا محمد سلیمان صاحب طارق مدظلہ نے خطاب فرمایا مولانا نعمانی نے میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر مفصل خطاب کیا اور مولانا طارق مدظلہ نے سیرت صحابہ کے موضوع پر تقریباً دو گھنٹے خطاب فرمایا۔ کانفرنس کی مختلف نشستوں سے دیگر متعدد علماء اور خطباء نے خطاب فرمایا جن میں سید ضیاء الرحمٰن شاہ صاحب، قاری عبدالمجید صاحب صابر اور مولانا محمد عابد صاحب صدیقی شامل ہیں سٹیج سیکرٹری کے فرائض غلام اکبر ثاقب نے سرانجام دیئے

ڈیرہ غازی خان اور راجن پور سے پاکستان کے ذریعے اطلاع ہیں جن میں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کئے جانیوالے مرزائی کثیر تعداد میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی راہنماؤں کے شدید احتجاج اور تحریک پر انتظامیہ نے نکال باہر کئے۔ اب تک تقریباً اٹھارہ مرزائی مسلمانوں کے قبرستان نکالے جا چکے ہیں اور اب کوئی مرزائی مسلمانوں کے قبرستان میں اپنا مردہ دفن کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ مرزائی سازشی اور سیاسی ٹولہ ہے، اتنی ذلت اٹھانے کے باوجود بھی اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتا، امسال فروری میں ڈیرہ غازی خان ڈیژنل کی مرزائی جماعت کے امیر خان مندو کو مجلس کے مقامی راہنماؤں مولانا صوفی اللہ وسایا، غلام اکبر ثاقب اور دیگر حضرات نے گرفتار کرایا، خان مندو کی ضمانت مرزائیوں نے ہائیکورٹ سے کرائی۔ ایک ماہ سے زائد جیل میں پڑا رہا۔ خان مندو کی گرفتاری سے مرزائیوں کا زور کافی حد تک ختم ہو گیا۔ مرزائیوں نے ڈیرہ غازی خان میں ذلت اٹھانے کے بعد راجن پور میں اپنی روایتی شرارتیں شروع کر دیں۔ راجن پور کے مولانا سیف الرحمٰن درخواستی نے ٹیلیفون کر کے مولانا صوفی اللہ وسایا اور ڈیرہ کے ختم نبوت کے رضاکاروں کو بلایا۔ راجن پور میں میٹنگ ہوئی اور ایک وفد نے ایس پی راجن پور سے ملاقات کی

ڈی سی بہاولپور سے یزمان کے وفد کی ملاقات

بہاولپور، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یزمان کے کارکنوں کا ایک وفد مولانا احمد حسن کی قیادت میں ڈپٹی کمشنر بہاولپور کو ان کی دعوت پر ملا، مولانا نے یزمان میں قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں سے ڈی سی صاحب کو آگاہ کیا اور مجلس کے مطالبات کی فہرست پیش کی جناب ڈپٹی کمشنر نے اے سی یزمان کو جا کر مطالبات تسلیم کرنے کا حکم دیا، اے سی یزمان نے بتلایا کہ قمرٹ فوٹو گر کیا جا چکا ہے، جبکہ محمود مجوکہ کے سلسلے میں ڈائریکٹر تعلیمات بہاولپور (سکولز) سے رابطہ قائم کر کے اس کی تبدیلی کی جائیگی، وفد میں مولانا محمد دین، تنویر السید محمد نواز شاہ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے علاوہ بہت سے احباب شریک تھے:۔

مولانا شجاع آبادی نے ضلعی و مقامی انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ منڈی یزمان میں قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں پر کڑی نظر رکھی جائے اور محمود احمد مجرا اور ان کی بیوی معصوم ذہنوں کو خراب کرتے ہیں، انہیں فی الفور تبدیل کیا جائے، مولانا نے مجلس کی طرف سے مقامی جماعت کو مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی، مدرسہ حقانیہ یزمان کے مہتمم مولانا احمد حسن نے انتظامیہ کو متنبہ کیا کہ وہ قادیانیوں کی پشت پناہی کر کے امن و امان کا مسئلہ پیدا نہ کریں:۔ مولانا نے کہا کہ مطالبات تسلیم ہونے تک ہماری پر امن تحریک جاری رہے گی، قاری غلام یسین صدیقی نے مقامی اے سی سے کہا کہ وہ فی الفور قادیانیوں کو گرفتار کر کے ان کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ ج کے تحت کارروائی کریں، مولانا محمد عمر دین پوری نے کہا کہ بہاولپور کے علماء کرام، مذہبی و دینی تنظیمیں عوام مسئلہ تحفظ ختم نبوت میں یزمان کے ساتھ ہیں جلسہ سے اہل حدیث یوتھ فورس کے جنرل سیکرٹری سید محمد نواز شاہ، انجمن سپاہ صحابہؓ کے کلیم احمد نے بھی خطاب کیا، جلسہ مولانا محمد یوسف خطیب بہاولپور کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

ایس پی صاحب نے اقبال وکیل اور ممتاز ڈاکٹر جو مرزائی جماعت راجن پور کے سرکردہ ہیں کے خلاف ۲۹۸ سی کے تحت مقدمہ درج کرنے اور گرفتار کرنے کا حکم دے دیا دونوں سرکش مرزائی گرفتار کر لئے گئے۔ ممتاز مرزائی کے بیٹے سرفراز مرزائی کی نعش مسلمانوں کے قبرستان سے نکلوائی جا چکی ہے، دونوں مرزائی جیل میں ہیں۔ مرزائی ضمانت کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ڈیرہ غازی خان کی مختلف عدالتوں میں مرزائیوں پر آٹھ مقدمات چل رہے ہیں، ان سب مقدمات کی پیروی اقبال وکیل کرتا تھا، اب اس کے اپنے مقدمہ کی پیروی کرنے کے لئے کوئی تیار نہیں ہوتا۔ مذکورہ مرزائیوں پر مقدمات امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی کرنے پر قائم کئے گئے ہیں۔ دیگر مقدمات بھی اسی نوعیت کے ہیں۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی اپیل

پر جمعہ کے اجتماعات میں قرارداد کی منظوری

کوئٹہ، کوئٹہ سمیت بلوچستان کے متعدد شہروں میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر جمعہ کے اجتماعات میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں مطالبہ کیا گیا کہ مکران کے علاقہ اورماڑہ میں جمعہ کے اجتماعات میں علماء کے خطاب پر پابندی فوری طور پر ختم کی جائے جمعہ کے روز کوئٹہ سبی، پشین، چمن، لورالائی، ژوب، خضدار، قلعہ سیف اللہ، گلستان، مستونگ، قلات، نوشکی، مچھ، ڈھاڈر، تربت، ڈیرہ مراد جمالی، جھگر راوستہ محمد، ہرنائی، زیارت اور دکی سمیت تمام علاقوں کی مساجد میں جمعہ کے اجتماعات میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں کہا گیا کہ اورماڑہ مکران میں بعض عناصر اور انتظامیہ کی ملی بھگت سے نماز جمعہ کے اجتماعات میں علماء کے خطاب پر گذشتہ کئی ہفتوں سے پابندی عائد ہے قرارداد میں اس کی مذمت کی گئی اور علماء کے خطاب پر پابندی کے فوری خاتمہ کا مطالبہ کیا گیا

سیالکوٹ میں دو مسلمانوں کی شہادت

زبردست احتجاج ____ مکمل ہڑتال

رپورٹ ____ مولانا محمد انذر قاسمی

مسلمان نوجوانوں قاری عظیم میر اور سلیم میر کو بشیر احمد طاہر قادیانی نے چھریوں کے پے در پے وار کر کے شہید کر دیا، ان کی والدہ اور ایک بھائی کو شدید زخمی کر دیا۔ پولیس نے ملزموں کو آلۂ قتل سمیت گرفتار کر لیا ہے، دونوں نوجوانوں کے قتل کی خبر سیالکوٹ شہر اور دیگر مضافاتی علاقوں میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی جس کے باعث شہر کی سماجی، دینی، فلاحی، اور طلباء تنظیموں کے عہدیدار ہزاروں کی تعداد میں جائے واردات پر پہنچے۔

واقعہ کے مطابق قاری عظیم میر شہید کے گھر کے ساتھ مرزائی عبدالسلام کا گھر تھا۔ ان کے ساتھ مذہبی رقابت بھی تھی، قاتل نے بہانہ بنا کر لڑائی شروع کر دی، عبدالسلام کی بیوی بشریٰ بی بی نے اپنے بیٹے کو اندر سے چھرا لا کر دیا قاری عظیم میر اور سلیم میر پر یکے بعد دیگرے چھریوں کے وار سے حملہ کر کے شہید کر دیا۔ ان شہداء کی ماں اپنے بچوں کو بچانے کے لئے آگے بڑھی، بشریٰ بی بی قادیانی نے شہداء کی ماں کو پکڑا اور للکار کر کہا کہ اس پر بھی حملہ کر دو اور اسے بھی شدید زخمی کر دیا۔ اور تیسرے بھائی حلیم میر کو بھی زخمی کر دیا۔ یہ واقعہ ۹ نومبر ساڑھے بارہ بجے دن کو پیش آیا۔

پولیس نے قاتل بشیر احمد قادیانی اور اس کی والدہ بشریٰ بی بی کو گرفتار کر لیا۔ رات آٹھ بجے پچاس ہزار افراد نے شہیدوں کے جنازہ میں شرکت کی۔ جنازوں کو بہت بڑے جلوس کی شکل میں امام صاحب کے میدان میں لے جایا گیا۔ نماز جنازہ کے بعد ایک بہت بڑا جلوس قاتلوں کے خلاف نعرے بازی کرتا ہوا علامہ اقبال چوک میں پہنچا جہاں شرکاء جلوس نے ٹائروں کو آگ لگا کر ٹریفک روک دی۔

اس جلوس میں مقررین نے خطاب کرتے ہوئے اس وحشیانہ قتل کے خلاف اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا اور قادیانیوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کیا۔

۱۰ نومبر کو پورے شہر میں مکمل ہڑتال رہی۔ اسی روز شہر کے کئی مقامات سے جلوس نکالے گئے۔ سب سے بڑا جلوس شہداء کی رہائش گاہ سے نکالا گیا۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے ایک ہنگامی اجلاس میں جس کی صدارت حافظ محمد ذوق نے کی اور اس احتجاج میں شریک ہونے کا فیصلہ کیا۔

ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ سے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے جنرل سیکریٹری مولانا انذر قاسمی اور جماعت اہل سنت کے راہنما علامہ محمد یعقوب نے ملاقات کر کے عوام الناس کے دینی جذبات کا احساس دلاتے ہوئے جلد از جلد اس قتل کیس کے فیصلہ کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس ملاقات میں ڈپٹی کمشنر شاہد انجم ایس پی سیالکوٹ، رانا محمد اقبال، اے سی ملک حیات محمد کی موجودگی میں ڈپٹی کمشنر نے سپیشل کورٹ میں کیس چلانے کا وعدہ کیا اور ایک ہفتہ میں چالان مکمل کیا جائے گا۔

اسی روز رات آٹھ بجے ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ نے ایک اجلاس بلایا جو تمام مکاتب فکر نیز سیاسی، تجارتی نمائندوں پر مشتمل تھا، دونوں بھائیوں کے قتل پر شدید ردعمل کے پیش نظر مقامی حکام بھی اس جہیانہ المیہ پر برابر کے شریک ہیں۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سیالکوٹ نے اس اجلاس میں تمام نمائندوں سے وعدہ کیا کہ اس کیس کا چالان سات دن میں مکمل کر کے سپیشل کورٹ میں چلایا جائے گا۔ اور مقامی پریس

سے بھی یہ خبر سرکاری حوالہ سے شائع کر دی گئی ہے۔

سیالکوٹ میں تمام مذہبی، سیاسی، جماعتوں کے علیحدہ علیحدہ اجلاس ہوئے اور مرزائیوں کے ہاتھوں بہیمانہ قتل پر شدید افسوس کا اظہار کیا گیا۔

مساجد میں قرارداد مذمت

جمعۃ المبارک کا یہ اجتماع جرمنی سے آئے ہوئے ایک تربیت یافتہ قادیانی کمانڈو مبشر احمد طاہر کے ہاتھوں سیالکوٹ میں ۱۸ نومبر کو شہید ہونے والے دو مسلمانوں (عظیم میر، سلیم میر) کے واقعہ کی شدید مذمت کرتا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ قادیانی ملکی امن و امان اور سلامتی کو نقصان پہنچانے کے لئے ملک میں مسلسل جارحیت کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ مذکورہ المیہ سے چند روز پیشتر باہر سے آئے ہوئے ایک اور قادیانی کمانڈو نصیر احمد نے ربوہ میں مسلمانوں کی مسجد محمدیہ کے خطیب حافظ محمد یوسف پر بھی اسی طرح چھری کے ساتھ قاتلانہ حملہ کیا۔ اور پولیس کی حراست میں یہ بیان دیا کہ اب ہم اپنے مخالفین کو قتل کریں گے

نماز جمعہ کا یہ اجتماع ان واقعات پر اپنی گہری تشویش کا اظہار کرتا اور حکومت کو متوجہ کرتا ہے کہ وہ اس مسلسل جارحیت کا فوری سدباب کرے۔

نماز جمعہ کا یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ سیالکوٹ میں رونما ہونے والے مذکورہ المیے کے قادیانی قاتل پر خصوصی عدالت میں مقدمہ چلا کر مجرم کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹ علی گڑھ قصور شہر

صدر حافظ عبدالحق، نائب صدر محمد ارشد جنرل سیکرٹری محمد اشرف، جوائنٹ سیکرٹری منشی محمد اشرف، رابطہ سیکرٹری رشید احمد، سیکرٹری نشر و اشاعت محمد شفیق طاہر آفس سیکرٹری صلاح الدین، فنانس سیکرٹری محمد طاہر نسیم

انگلینڈ میں پاکستانی سفیر سے عالمی مجلس کے رہنماؤں کی ملاقات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا وفد جس کی قیادت مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا کر رہے تھے نے سفیر پاکستان عزت مآب جناب شہریار محمد خان سے ملاقات کی، وفد میں مولانا نذیر احمد طوبیؔ، مولانا محمد طیب عباسی، مولانا بلال اور مولانا منظور احمد الحسینی شامل تھے۔ وفد نے سفیر پاکستان سے پاکستان کے خلاف قادیانی پروپیگنڈے کے بارے میں تفصیلی گفتگو کی اور ۲۰ ستمبر لندن میں منعقدہ عالمی ختم نبوت کانفرنس میں منظور شدہ قرارداد کی کاپی پیش کی، اس کے علاوہ وفد نے سفیر پاکستان کو ان کی طرف سے گذشتہ دنوں شہزادی الیگزینڈرا کو دیئے گئے عشائیے میں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو مدعو کرنے پر احتجاجی مراسلہ دیا ایک اور مراسلہ بھی ان کے حوالہ کیا گیا جس میں علامہ بنوری ٹاؤن مسجد کراچی کی بے حرمتی، مولانا مفتی احمد الرحمٰن و دیگر علمائے کرام کی گرفتاری پر احتجاج کیا گیا تھا کہ علمائے کرام کو فوری رہا کر کے تمام مقدمات واپس لئے جائیں۔

صدیق آباد کانفرنس کی کامیابی

مبارک باد

مجلس تحفظ ختم نبوت سکندر پور تحصیل ہری پور ضلع ایبٹ آباد کا ایک پُر وقار اجلاس زیر صدارت جناب قاری عبدالمالک صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد بیت المکرم منعقد ہوا اجلاس میں تمام عہدیداران نے شرکت کی اس اجلاس میں ۸۔۹ اکتوبر کو صدیق آباد میں ہونے والی کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس جس میں اندرون ملک اور بیرون ملک سے تمام مکاتب فکر کے رہنما، علماء کرام و مشائخ عظام، دانشور، مذہبی سکالر اور سیاسی قائدین نے شرکت کی اس کی کامیابی کو سراہا گیا اور اس کانفرنس کے منعقد کرانے پر مولانا خان محمد صاحب مدظلہ، مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری۔ مولانا فقیر محمد صاحب فیصل آبادی اور دیگر منتظمین کی پرخلوص کوششوں کی تعریف کی گئی اور ان کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کی گئی سکندر پور کے وفد کی قیادت مولانا محمد قاسم صاحب نے کی تھی۔

مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کا تعزیتی اجلاس

کوئٹہ (راشان رپورٹر) مجلس تحفظ ختم نبوت۔

بلوچستان کی شوریٰ کے رکن اور جامع مسجد عمر کے متولی میاں محمد رمضان کی وفات پر دینی اور سماجی حلقوں نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے، مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعزیتی اجلاس صوبائی امیر مولانا محمد منیر الدین کی زیر صدارت منعقد ہوا، جس میں جامع مسجد مرکزی کے خطیب مولانا قاری انوار الحق حقانی، حاجی نعیم خان حاجی سید سیف اللہ، مولانا محمد ادریس فاروقی چوہدری محمد طفیل احرار، کونسلر سردار صفدر زمان، فیاض حسن بجاد، مولانا نذیر احمد تونسوی، حافظ محمد انور مندوخیل، حاجی سید عبدالعزیز، امیر محمد نگی، حاجی تاج محمد، فیروز اور دوسرے ارکان نے شرکت کی، اجلاس میں میاں محمد رمضان کی دینی اور سماجی خدمات کو سراہا گیا۔ انھیں تحریک ختم نبوت میں فعال کردار ادا کرنے پر خراج عقیدت پیش کیا گیا، اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ دریں اثنا مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے امیر

اور سابق وفاقی امیر حاجی محمد زمان خان اچکزئی نے بھی میاں محمد رمضان کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا:۔ علاوہ ازیں مدرسہ حقانیہ میں مرحوم میاں محمد رمضان کے ایصالِ ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی:۔

ڈیرہ غازیخان میں دو قادیانی دھر لئے گئے

رت مولانا اللہ وسایا مبلغ ڈیرہ غازیخان نے قادیانیوں کی شرارتوں پر ایس پی ڈیرہ غازیخان کو توجہ دلائی جس پر دو قادیانی دھر لئے گئے اور انہیں جیل بھجوا دیا گیا وہ ابھی تک جیل میں ہیں:۔

بقیہ: برطانیہ کا سفیر

میں ایک روزہ ختمِ نبوت کانفرنس تھی جو مکرم مولانا عبدالرحمٰن صاحب باوا اور راقم الحروف کا خطاب تھا۔ جامع مسجد کا ہال بالکل فل تھا جو چونکہ سال گذشتہ اسی شہر میں قادیانی اپنا جلسہ کرنا چاہتے تھے جس کو مسلمانوں نے بالکل ناکام کردیا۔ اور قادیانیوں کا جلسہ نہ ہوسکا۔ رات کو قیام بھی باٹلے میں ہوا ۵ اکتوبر کی صبح کو بریڈ فورڈ گئے مولانا لطف الرحمٰن صاحب اور الحاج احمد سوکی پانڈور سے ملاقات کی، شام کو ڈیوز بری میں مولانا عبدالرشید صاحب ربانی جنرل سیکرٹری، جمعیت علماء برطانیہ کے ہاں کھانا کھایا اور کافی دیر تک جماعتی امور پر مشورہ ہوتا رہا اور مولانا ربانی صاحب نے جمعیت علماء برطانیہ کی طرف سے ختم نبوت کے مشن کے لئے ہر قسم کے تعاون کا وعدہ فرمایا۔ رات کو قیام حضرت مولانا لطیف الرحمٰن صاحب کے ہاں بریڈ فورڈ میں تھا۔ ۱۶ اکتوبر کی صبح کو ہم لیڈز گئے،

بقیہ: بھلا ہوگا

کئی بھنگ کی طرح جوا کا رخ رکھتے ہیں کہ جس گھر کا صحن دیکھا اس میں جاگرتے ہیں۔ جہالت چشم کوری کی حد سے نکل کر اندھے پن کو پہنچی ہوئی ہے۔

...س حقیقت وہ نور ہے جس کی صداقت کی روشنی کو کسی ظالم و جابر کی اندھیر نگری نہیں چھپا سکتی۔ اس لئے حکمرانوں صاحب اختیار افراد کی خدمت میں اشکبار روح کی پرزور التجا ہے کہ خدارا مذہب و ملک و ملت کے سچے پاسبان بن کر قرار دادِ مقاصد کو بروئے کار لاکر نفاذِ اسلام کے عمل سے مرتدوں کی سزا قتل و باطل و سازشی قوتوں کے خون آلود نوکیلے جبڑوں میں فولادی لگامیں ڈال کر خدا اور رسول کے دربار میں سرخرو ہو جاؤ ملک ایمان مسلمانوں کے تحفظ کا واحد ذریعہ نفاذِ اسلام کا پرعزم و پرتبسم چہرہ ہے خداوند کریم ہم سب کو سچا مسلمان بنا کر اپنے دشمنوں کو پہنچانے کی توفیق بخشے اور ان کے باطل عزائم کو خاک میں ملانے کی ہمت دے۔ آمین۔

بقیہ: معجزات

پوری ہوئی اور اگر غلبہ باعتبار دلائل و براہین کے مراد ہے تو یہ غلبہ ہر زمانے کے اہل حق کو حاصل ہے۔ بہرحال یہ پیشین گوئی تھی جو پوری ہوئی اور ایک عرصہ دراز تک اہل حق اہل انکار پر حکمران رہے۔

---

(۸) منجملہ اور پیشین گوئیوں کے سورۂ قمر کی یہ آیت ہے:۔ سیھزم الجمع ویولون الدبر۔ یعنی قریب ہے کہ اہل مکہ شکست کھائیں گے اور پیٹھ پھیر کر بھاگیں۔ چنانچہ بدر میں یہ پیشین گوئی پوری ہوئی اور تقریباً نو سو ساٹھ ۹۶۰ اہل باطل تین سو تیرہ ۳۱۳ مسلمانوں سے شکست کھا کر بری طرح بدحواس ہو کر بھاگے۔

بقیہ: عورتیں جہنم میں

کوئی بات ان کے خلاف طبع پیش آجائے تو خاوند کے عمر بھر کے احسان سب ضائع ہو کر وہ اس کہہ دے میں تجھے کبھی چین نہ ملا"، ان کا خاص تکیہ کلام ہے۔ ان روایات سے عورتوں کے کثرت سے جہنم میں داخل ہونے کی وجہ معلوم ہونے کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا کہ اس سے بچاؤ اور حفاظت کی چیز بھی صدقہ کی کثرت ہے۔ چنانچہ اس وعید والی حدیث میں ہے کہ حضورؐ جب یہ ارشاد فرما رہے تھے تو حضرت بلالؓ حضورؐ کے ساتھ تھے اور صحابی عورتیں کثرت سے حضورؐ کا پاک ارشاد سننے کے بعد اپنے کانوں کا زیور اور گلے کا زیور نکال نکال کر حضرت بلالؓ کے کپڑے میں جس میں وہ چندہ جمع کر رہے تھے، ڈال رہی تھیں۔

ہمارے زمانہ میں اوّل تو عورتیں کو اس قسم کی سخت حدیثیں سُن کر خیال بھی نہیں، اور اگر کسی کو ہوتا بھی ہے تو پھر اس کا نزلہ بھی خاوند ہی پر گرتا ہے کہ وہ ہی اُن کی زکوٰۃ ادا کرے، ان کی طرف سے صدقے کرے۔ اگر وہ خود بھی کریں گی تو خاوند ہی سے وصول کر کے۔ مجال ہے کہ اُن کے زیوروں کو کوئی آنچ آجاوے۔ ویسے چاہے سارا ہی چوری ہو جاوے، کھو دیا جائے، یا بیاہ شادیوں اور لغو تقریبات میں گروی رکھ کر ہاتھ سے جاتا رہے، مگر اس کو اپنی خوشی سے اللہ کے یہاں جمع کرنا، اس کا کہیں ذکر نہیں اسی حال میں ان کو چھوڑ کر مرجاتی ہیں۔ پھر وہ وارثوں میں تقسیم ہو کر کم داموں میں فروخت ہوتا ہے بنتے وقت نہایت گراں بنتا ہے، بکتے وقت نہایت ارزاں جاتا ہے، لیکن ان کو اس سے کچھ غرض نہیں کہ یہ گھڑائی کے دام بالکل ضائع جارہے ہیں۔ ان کو بنواتے رہنے سے غرض ہے تڑوا کر وہ بنوالیا، وہ تڑوا کر یہ بنوالیا۔ اور اپنے کام آنے والا نہ وہ ہے نہ یہ ہے، اور بار بار تڑوانے میں مال کی اضاعت کے علاوہ گھڑائی کی اُجرت ضائع ہوتی رہتی ہے۔

یہ مضمون درمیان میں عورتوں کے کثرت سے جہنم میں جانے کی وجہ میں آگیا تھا۔ اصل مضمون تو یہ تھا کہ مال کی کثرت کچھ نہ کچھ رنگ تو لاتی ہی ہے حتیٰ کہ حضرات مہاجرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے بارہ میں حضورؐ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن فقراء مہاجرین، اغنیاء سے چالیس سال قبل جنت کی طرف بڑھ جائیں گے (مشکوٰۃ) حالانکہ ان حضرات کے ایثار اور صدقات کی کثرت اور اخلاص کا تو نہ اندازہ کیا جاسکتا ہے نہ مقابلہ ہو سکتا ہے

کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا اجلاس

کوئٹہ (پ ر) کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بلوچستان کا اجلاس صوبائی امیر حاجی محمد زمان خان اچکزئی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں غیر مسلم اقلیت قادیانی گروہ کی جانب سے ووٹر لسٹوں میں ناموں کے اندراج سے گریز یا بحیثیت مسلم ناموں کے اندراج پر انتہائی تشویش کا اظہار کیا گیا اور متعلقہ محکموں میں اپنی ذمہ داریاں نبھانے اور اس سلسلے میں محتاط رہنے کی تاکید کی گئی اجلاس میں مجلس میں شریک جماعتوں کے مندرجہ ذیل نمائندوں نے شرکت کی، مولانا محمد ادریس فاروقی، مولانا حسین احمد شرودی، سید فاروق شاہ، حاجی عبدالمنان، مولانا انوار الحق حقانی، عبدالمجید خان، حاجی تاج محمد فیروز مولانا محمد نعیم ترین، عبدالمجید شاہ جرمزئی، جلال الدین نعمانی، حافظ محمد مندوخیل، محمد اعظم، فیاض الحسن، سجاد، نصراللہ، مولانا نذیر احمد تونسوی، امیر محمد نگی اجلاس میں متعدد قرار دادیں منظور کی گئیں:۔ ایک قرارداد میں اور ماڑہ مکران میں مدارس عربیہ کے خلاف ہونے والی مبینہ سازشوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا گیا کہ دار التوحید اورماڑہ کے خلاف ٹاؤن کمیٹی کے چیئرمین، مقامی انتظامیہ اور بعض لادین عناصر نے ایک تحریک شروع کر رکھی ہے یہ تحریک دینی مدارس علماء کرام اور مسلمانوں کے خلاف ہے اجلاس میں اس امر کا تشویش کا اظہار کیا گیا کہ اورماڑہ میں لادین عناصر نے انتظامیہ کی سرپرستی میں تین جمعوں سے جامع مسجد میں نماز جمعہ ادا کرنے نہیں دی ہے علماء کرام اور مسلمانوں نے مجبوراً مدارس عربیہ میں نماز جمعہ ادا کی قرارداد میں صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اورماڑہ کی انتظامیہ کی جانب داری، بے حسی اور لاپرواہی کا نوٹس لیں، مساجد اور مدارس کو تحفظ فراہم کریں قرارداد میں لادین عناصر کو تنبیہ کی گئی کہ اگر وہ ان حرکتوں سے باز نہ آئے تو پورے علاقہ میں ان پر عرصہ حیات تنگ کیا جائیگا:۔ مکران میں ان سازشوں کے پس منظر میں ذکری فرقہ کی کوششیں کار فرما ہیں ایک اور قرارداد میں ایک قادیانی وکیل کے اس اعلان کو کہ بدعنوان ججوں اور مجسٹریٹوں کے خلاف ایک انکوائری کمیٹی بنائی جائے گی، توہین عدالت کے علاوہ ان ججوں اور مجسٹریٹوں کو بلیک میل کرنے کی ایک ناکام کوشش قرار دیا گیا:۔ جو قادیانیوں کے خلاف مقدمات کی سماعت کر رہے ہیں:۔ قرارداد میں کہا گیا کہ وکلاء کے بارے میں کمیٹی بنانے کے مجاز کوئی فرد واحد نہیں بلکہ بار کونسل ذمہ دار عہدیدار ہیں ایک اور قرارداد میں قادیانیوں کی تنظیم کو انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینے کی مذمت کی گئی اور اس اسکینڈل میں ملوث سرکاری حکام کیخلاف تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا:۔

مجلس تحفظ ختم نبوت سکندرپور کا قیام اور عہدیداروں کا انتخاب

سکندرپور، مرکزی جامع مسجد بیت المکرم سکندرپور کا ایک اجلاس زیر صدارت خطیب مرکزی جامع مسجد بیت المکرم سکندرپور منعقد ہوا۔ اجلاس میں مجلس تحفظ ختم نبوت سکندرپور کے مندرجہ ذیل عہدیدار مقرر ہوئے سرپرست اعلیٰ مولانا ولی الرحمٰن، نائب حاجی عبدالرشید، صدر خان افسر سواتی، سینئر نائب صدر محمد عباس خان ایڈووکیٹ، نائب ماسٹر محمد یونس، جنرل سیکرٹری افتخار صاحب، جائنٹ سیکرٹری صفوان نواز صاحب سیکرٹری مالیات محمد ارشاد صاحب، اطلاعات ذوالفقار احمد صاحب راشد محمود صاحب، رابطہ سیکرٹری ذوالفقار صاحب

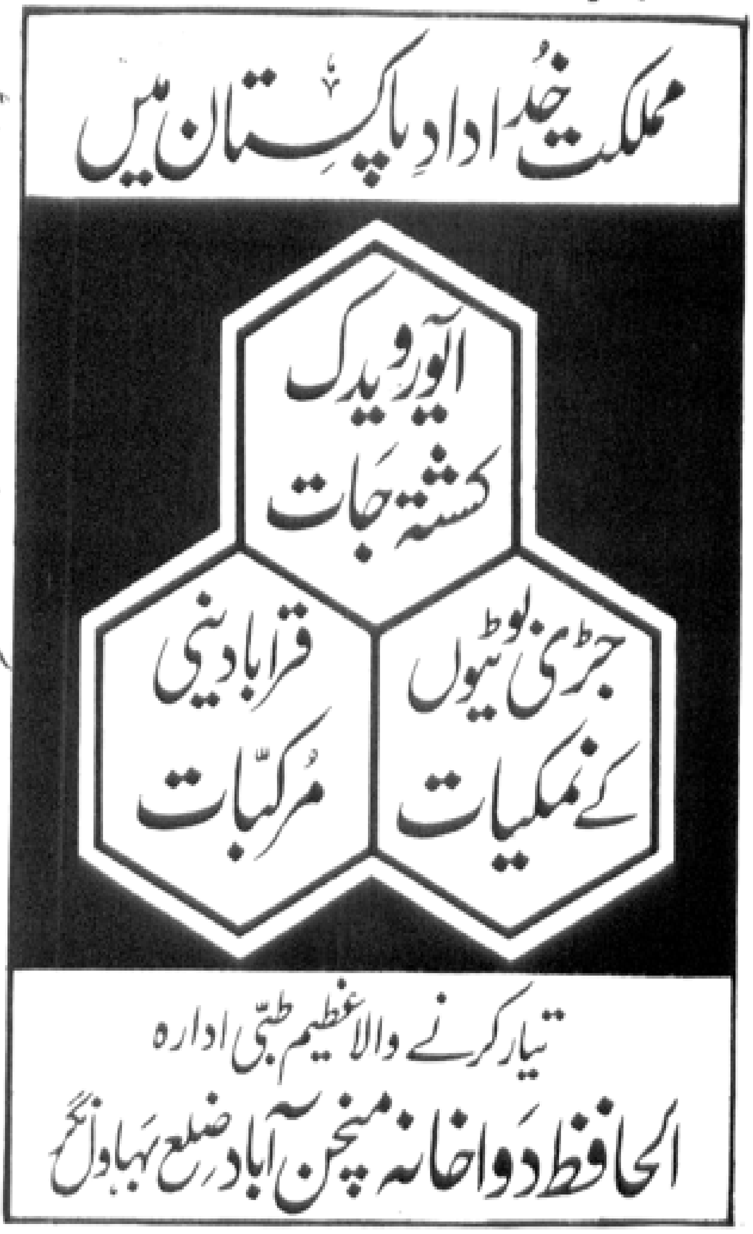

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-166

یارانؐ نبیؐ کے حضور

قمر ایمان کا جز ہے اطاعت چار یاروںؓ کی
جو ہم تک دین پہنچا ہے عنایت چار یاروںؓ کی

متاعِ قیصر و کسریٰ پڑی تھی اُنکے قدموں میں
عظیم الشان ایسی تھی خلافت چار یاروںؓ کی

فدائے مصطفیٰ تھے جاں نثار شمعِ وحدت تھے
زمانہ دے رہا ہے یوں شہادت چار یاروںؓ کی

ملا ہے رہبری کو نقطہ معراجِ عالم میں
قیادت ایسی عالی ہے امامت چار یاروںؓ کی

میں سمجھوں گا مجھے دولت ملی ہے دونوں عالم میں
میسّر ہو قیادت میں جو قربت چار یاروںؓ کی

صداقت کا، عدالت کا، سخاوت کا، شجاعت کا
سبق شاہوں کو دیتی ہے حکومت چار یاروں کی

صدیقؓ و عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ آپس میں بھائی تھے
مروّت کا نمونہ تھی مروّت چار یاروںؓ کی

خلافت راشدہ تھی ان رسول اللہؐ کے یاروں کی
بیاں تاریخ کرتی ہے روایت چار یاروںؓ کی

وہ دل ویران ہے برباد ہے ایماں سے خالی ہے
بسی جس میں نہیں کچھ بھی محبت چار یاروںؓ کی

ستارے منہ چھپاتے ہیں جو دیکھیں ان کی صورت کو
جواں فکر و نظر جس سے وہ سیرت چار یاروںؓ کی

جو منکر ہیں حقیقت کے وہی دوزخ کا ایندھن ہیں
جو خالی ہیں وہ کیا جانیں گے عظمت چار یاروںؓ کی

بشارت مل گئی دنیا میں جنت میں ٹھکانہ ہے
حدیثوں میں یوں آئی ہے وضاحت چار یاروںؓ کی

یہ دنیا گھر کی لونڈی تھی یہ دولت اُنکی نوکر تھی
زمانے میں مسلّم تھی شرافت چار یاروںؓ کی

فلاطوں سر جھکاتا ہے ارسطو پانی بھرتا ہے
سکندر کو بھی شرمائے سیاست چار یاروںؓ کی

ہمیں صبح و مسا اس بات کی تبلیغ کرنا ہے
مسلمانوں پہ لازم ہے حمایت چار یاروںؓ کی

خدا کرتا رہا آیات نازل اُن کی منشا پر
قمر روح الامیں سے پوچھ رفعت چار یاروںؓ کی

قمر یزدانی